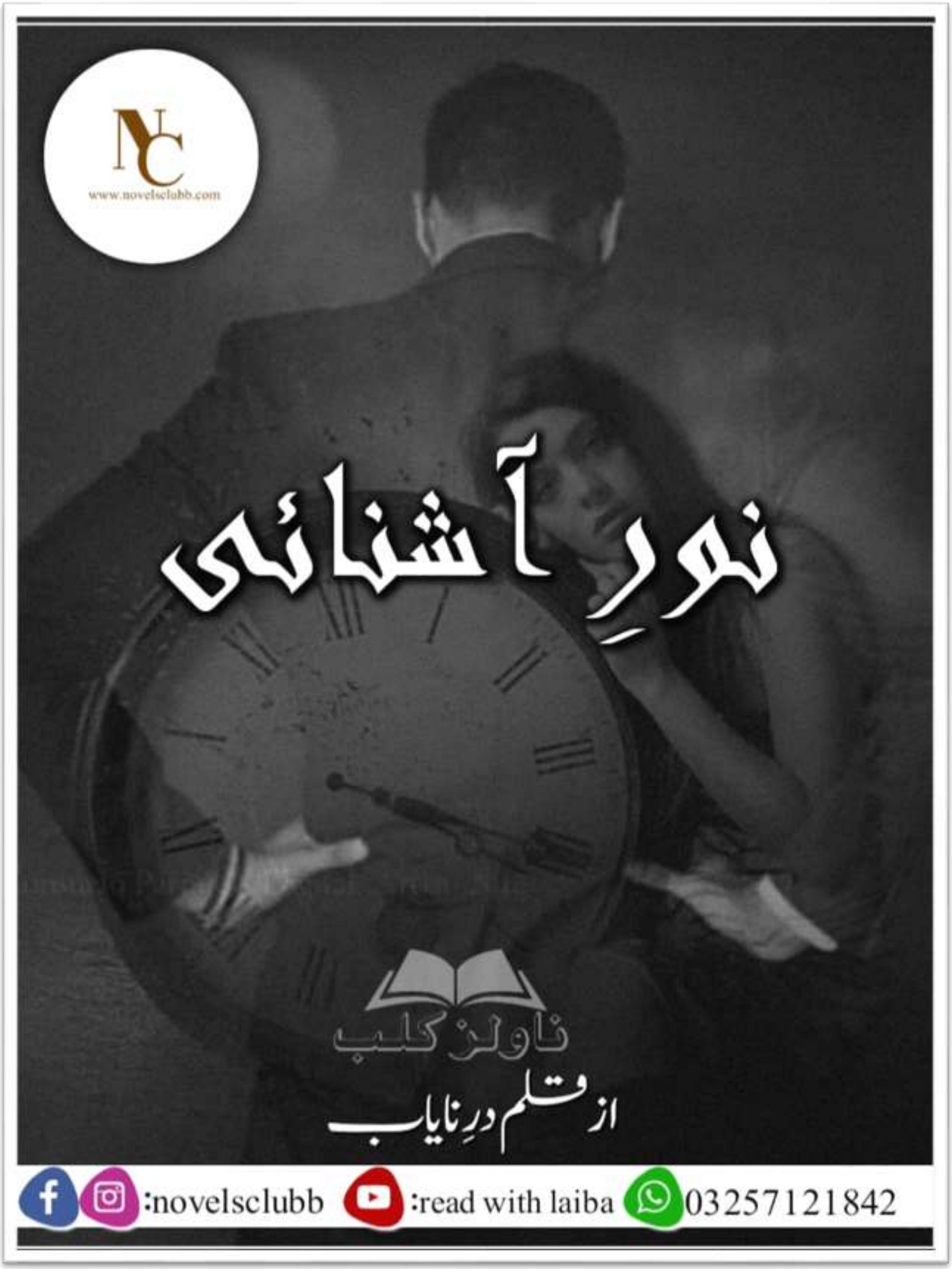
www.novelsclubb.com
نورِ آشنائی
ناولز کلب
از قلم درِ نایاب
:novelsclubb
:read with laiba
03257121842

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

نورِ آشنائی

از قلم

درنایاب

www.novelsclubb.com

نورِ آشنائی_قسط نمبر 3

”جو ہر گھڑی ساتھ ہے تمہارے ہر ایک دھڑکن کو جانتا ہے
وہی تو سب ہے اسی کا سب ہے کہ کچھ تمہارا نہیں تمہارا
یہ راز احمد ہے جان جاؤ رحیم وہ ہے یہ مان جاؤ
کہ اس کی رحمت نہ ساتھ ہو تو کہیں گزارا نہیں تمہارا“
(احمد بن راشد)

☆☆☆☆☆☆☆

راحیل منال کے گھر کی جانب دیکھتے ہوئے مخالف سمت میں کھڑا اریحہ کے خلاف کی گئی منصوبہ بندی کے بارے میں دل ہی دل میں سوچ کر فاتحانہ مسکرا رہا تھا جب اچانک عامر کی بائیک اس کے برابر آکر رکی۔ وہ چونک کر اپنے خیالوں سے باہر نکلا اور سنجیدگی سے اسے دیکھنے لگا۔ عامر سیاہ ہیلمٹ پہنے ہوئے تھا۔ اس نے بالکل ویسا ہی دوسرا ہیلمٹ راحیل کی جانب بڑھایا تو اس نے فوراً ہیلمٹ تھام لیا اور اس کو پہننے ہی لگا تھا کہ اس کے سوال پر رک گیا۔

"کیا یار! یہ کیسی جگہ پر بلایا ہے توں نے؟ اتنا سنسان راستہ اور وہ۔۔اریحہ، وہ اس طرح کی جگہ پر کیا کر رہی ہے؟ اب توں کچھ بتائے گا بھی؟؟"

عامر نے اپنے ہیلمٹ کا شیشہ اوپر کر کے انتہائی بیزاریت سے پوچھا۔

"عامر عقل استعمال کیا کر یار! راستہ سنسان ہے۔۔اسی لیے تو اس پر وار کرنے کا سوچا ہے۔"

اس نے اطمینان سے مسکراتے ہوئے جواب دیا کہ اتنے میں اریحہ اسے منال کے گھر سے نکلتی ہوئی دکھائی دی۔اریحہ کو دیکھتے ہی وہ چوکنا ہو گیا۔عامر نے بھی اس کی نظروں کے تعاقب میں دیکھا۔وہ اپنی گاڑی میں بیٹھ رہی تھی۔عامر نے رخ پھیر کر دوبارہ راحیل کو دیکھا (اریحہ کو دیکھتے ہوئے اس کی آنکھوں میں ایسی چمک تھی جیسے شکاری کی آنکھوں میں اپنے شکار کو دیکھ کر ہوتی ہے۔)

(پتہ نہیں اس سب کا کیا انجام ہو گا؟!)

عامر راحیل کو دیکھتے ہوئے پریشانی سے سوچنے لگا۔

جب وہ گاڑی میں بیٹھ گئی تو راحیل نے فوراً ہیلمٹ پہنا اور عامر کے پیچھے بیٹھتے ہوئے اسے چلنے کے لیے کہا۔

(ناچاہتے ہوئے بھی عامر کو دوستی کے ہاتھوں مجبور ہو کر اس غلط کام میں اس کا ساتھ دینا ہی تھا)

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اس نے ہیلمٹ کا شیشہ نیچے کر کے فوراً بائیک سٹارٹ کی اور اریحہ کی گاڑی کے تعاقب میں لگا دی۔

اریحہ کی کار تھوڑی ہی دیر میں ایک سنسان سڑک پر اتر آئی تھی۔ یہ سڑک انتہائی ٹوٹی پھوٹی اور ناقص حالت کی تھی اس لیے لوگ اس راستے کو کم ہی استعمال کرتے تھے (وہ بھی شدید ضرورت کے وقت) لیکن منال کے گھر جانے اور آنے کے لیے یہ ایک شارٹ کٹ تھا، مین روڈ پر عموماً ٹریفک زیادہ ہوتی ہے یہی سوچ کر اس نے یہ راستہ چنا تھا اگر وہ ڈرائیور کے ساتھ منال کے گھر جاتی تو ڈرائیور کبھی بھی اس خطرناک راستے سے جانے کی غلطی نہ کرتا کیونکہ پچھلے چند مہینوں سے کئی غیر معمولی (چوری ڈکیتی) کے واقعات اس سڑک پر رونما ہو چکے تھے لیکن یہ سوچ کر کہ بابا کو کونسا پتہ چلے گا وہ اس شارٹ کٹ سے جانے کی غلطی کر چکی تھی۔

جاتے وقت تو وہ خیر خیریت سے پہنچ گئی تھی لیکن واپسی پر شاید اس کی قسمت میں کچھ اور ہی لکھا تھا۔

عامر اس کی گاڑی کے تعاقب میں اپنی بائیک سڑک پر ذرا سی دوری پر دوڑا رہا تھا اور راحیل۔۔ وہ اس کے پیچھے اپنے ہاتھ میں کیمیکل کی کھلی بوتل پکڑے، اس کی گاڑی کو گھورتے ہوئے حملے کے لیے بالکل تیار بیٹھا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

آگے جاتے سیاہ گاڑی ابھی سڑک کے درمیان میں ہی پہنچی تھی کہ یکایک چند جھٹکے کھاتے ہوئے رک گئی۔ سڑک کے دونوں اطراف میں گہرے گھنے درخت تھے اور اس وقت سڑک بالکل سنسان پڑی تھی دور دور تک کوئی نظر نہیں آرہا تھا۔

"اوہ گاڈ یہ گاڑی کو کیا ہوا؟"!

اس نے گاڑی رکنے پر پریشانی سے ارد گرد نظریں دوڑائیں۔

وہ دونوں اس کی گاڑی سے دور ایک درخت کی اوٹ میں چھپ کر یہ سارا منظر خاموشی سے دیکھ رہے تھے۔ راحیل کو اب اریحہ کے گاڑی سے باہر نکلنے کا انتظار تھا۔

اس نے گاڑی بار بار سٹارٹ کی لیکن بے سود!

"اوہ نو! یہ سٹارٹ کیوں نہیں ہو رہی۔۔؟!" اسے اپنا دل ڈوبتا ہوا محسوس ہوا۔

"اب کیا کروں؟ اگر میں نے بابا کو کال کی تو انہیں پتہ چل جائے گا کہ میں سب جانتے ہوئے بھی اس سنسان راستے پر آگئی۔۔ نہیں مجھے خود ہی کچھ کرنا ہوگا۔"

وہ ڈری سہمی نظروں سے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے سوچنے لگی۔

"راحیل یہ تو باہر ہی نہیں نکل رہی۔"

عامر نے راحیل کو دیکھتے ہوئے تھکے انداز میں کہا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اندر بیٹھی اپنی قسمت کو کوس رہی ہو گی۔۔ چچ چچ بیچاری۔۔آج آتو گئی یہ لیکن واپس اپنے پیروں پر جا نہیں سکے گی، نکلنا تو اس کو پڑے گا ہی، اب گاڑی میں بیٹھے بیٹھے تو اسے مدد ملنے سے رہی لیکن افسوس اس کی مدد کرنے کے لیے دور دور تک کوئی موجود نہیں۔اب اسے کون بچائے گا؟"!

عامر کے سوال پر وہ بہت اطمینان سے فخریہ مسکراہٹ سے اس کی گاڑی کو دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

"اب یوں ڈر کر بیٹھنے سے تو کچھ ہونے والا نہیں ہے، نہیں مجھے ڈرنا نہیں ہے بہادر بننا ہے۔۔ کچھ نہ کچھ تو کرنا پڑے گا۔"

اریحہ نے خود کو مضبوط کرتے ہوئے سوچا اور گاڑی سے باہر نکلنے کا فیصلہ کیا کہ شاید کوئی نظر آ جائے اور ضروری تھوڑی ہے کہ وہ چوروں کی گینگ اس پر ہی حملہ کرے، جاتے وقت بھی تو کچھ نہیں ہوا تھا نا!

خود کو تسلیاں دیتے ہوئے وہ گاڑی کا دروازہ کھول کر باہر نکلی لیکن اسے کیا خبر تھی کہ شکاری اس کی تاک میں ہی بیٹھا ہے۔ جیسے ہی وہ گاڑی سے باہر نکلی، راحیل چونک کر سیدھا ہوا اور عامر کو تیار رہنے کا اشارہ کیا۔گاڑی سے باہر نکلتے ہی اس نے چاروں اطراف اپنی ڈری سہمی نظریں

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

دوڑائیں مگر دور دور تک اس سنسان وویران روڈ پر اسے کوئی نظر نہ آیا۔اب اسے خوف محسوس ہونے لگا اس نے تھوک نگلا اور روبی سے مدد لینے کا سوچا پھر فوراً جھک کر ڈیش بورڈ سے اپنا فون اٹھایا۔اب وہ کال ملا کر فون کان سے لگائے محتاط نظروں سے سڑک کے دونوں اطراف میں دیکھ رہی تھی۔

"ارے یہ کیا! یہ تو کسی کو کال کر رہی ہے"!

عامر نے حیران نظروں سے راحیل کی جانب دیکھا لیکن اس کے چہرے پر وہی اطمینان بھری مسکراہٹ برقرار تھی۔اس کی مسکراہٹ دیکھ کر عامر کو اس کی دماغی حالت پر شک سا ہوا۔

"راحیل اب توں مسکرا کیوں رہا ہے؟ مجھے کچھ بتائے گا کہ تیرے اس خرافاتی دماغ میں چل کیا رہا ہے؟"اس کے صبر کا پیمانہ لبریز ہوا تھا۔

"ایک تو عقل سے پیدل ہے توں"(وہ دانت پیستے ہوئے بڑبڑایا)توں فکر نہ کر! کرنے دے جس کو کال کرتی ہے،اس روڈ پر نیٹ ورک پرابلم رہتا ہے اس کی کالز کا کوئی فائدہ نہیں۔یہ چاہے آج جو کرلے لیکن قسمت آج اس کے ساتھ نہیں میرے ساتھ ہے۔بس کچھ دیر اور۔۔کچھ دیر اور اسے ہاتھ پاؤں مارنے دے پھر دیکھتا ہوں کہاں جاتی ہے یہ بچ کر"!

وہ متکبرانہ انداز میں اس طرح کہہ رہا تھا جیسے اسے یقین تھا کہ آج سب اس کی مرضی سے ہی

www.novelsclubb.com

ہونے والا ہے۔

"اوہ نو! یہ کال کیوں نہیں ہو رہی؟"!

اریحہ نے جھنجھلاتے ہوئے فون کان سے ہٹایا اس نے بار بار کال ملائی لیکن کوئی فائدہ نہ ہوا۔ بالآخر اس نے بابا کو کال ملانے کا سوچا اور اگلے ہی پل وہ ان کو کال کر رہی تھی لیکن نتیجہ پھر سے وہی نکلا۔اس کے چہرے پر سایہ سا لہرایا۔

دور درخت کی اوٹ میں کھڑا راحیل یہ سارا منظر دیکھتے ہوئے ہنوز مسکرا رہا تھا جیسے اسے یوں پریشان ہوتے دیکھ کر وہ بہت محظوظ ہو رہا تھا۔

"یااللہ مدد!!" جب بابا کو بھی کال نہ ملی تو اس نے بہت بے بسی سے آسمان کو تکتے ہوئے کہا۔ چند لمحے سوچنے کے بعد اپنی مدد آپ کے تحت اس نے گاڑی کا اگلا بونٹ کھولا اور جھک کر نا سمجھی سے دیکھنے لگی۔ جھکنے سے اس کے بال پھسل کر آگے آ گئے اور چہرے کے اطراف میں جھولنے لگے۔ راحیل نے اس کو مصروف پایا تو عامر کو بائیک سٹارٹ کرنے کا اشارہ کیا اور ہیلمٹ کا شیشہ نیچے کرتے ہوئے بالکل تیار بیٹھ گیا۔ان کی بائیک اریحہ کی مخالف سمت یعنی اس کی گاڑی کے پیچھے سے آ رہی تھی لیکن وہ کھلے بونٹ کی وجہ سے انہیں دیکھ نہیں پائی۔ وہ ابھی بھی اسی طرح جھکی ہوئی تھی جب اس نے قریب آتی بائیک کی آواز سن کر بوکھلاتے ہوئے چہرہ اٹھایا۔ ہیلمٹ

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

پہنے دو موٹر سائیکل سوار اس کی جانب بڑھ رہے تھے۔ ابھی وہ کچھ سوچ بھی نہ پائی تھی کہ پیچھے والے لڑکے نے اس کے قریب آتے ہی بائیک بنارو کے بوتل میں موجود کیمیکل اس کے چہرے کی طرف اچھالا اور وہ (دونوں) تیزی سے فرار ہو گئے۔ کیمیکل گرتے ہی فضا میں ایک دلخراش چیخ بلند ہوئی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆

جب راحیل نے اریحہ پر کیمیکل پھینکا تو ایک لمحے کے لیے تو وہ کچھ سمجھ نہ پائی لیکن اگلے ہی پل اسے ایک زوردار جھٹکا لگا تھا۔ کیمیکل اس پر نہیں نیچے زمین پر گرا تھا اور وہ سڑک کے دوسری جانب درختوں کے پاس گری تھی۔ کسی نے اس کے بازو کو زور سے جھپٹتے ہوئے اتنی تیزی سے اپنی طرف کھینچا تھا کہ کیمیکل اس کے چہرے تک پہنچ ہی نہ سکا اور اگلے ہی لمحے وہ دونوں سڑک کے دوسری جانب بہت بری طرح سے گرے تھے۔

"یہ کیسے ہو سکتا تھا کہ وہ اتنی شدّت سے اپنے رب کو پکارے اور وہ اس کی نہ سنے؟ وہ یہ کیسے بھول گئی تھی کہ جب کوئی موجود نہ ہو اللہ موجود ہوتا ہے؟ یہ کیسے ہو سکتا تھا کہ اسے اس رب کی حفاظت میں دیا گیا ہو اور وہ اس کی حفاظت نہ کرے؟ تبھی تو اس مہربان و رحیم رب نے اس

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

سنسان اور ویران سڑک پر جہاں کسی کے آنے کا کوئی امکان بھی نہیں تھا وہاں اسے بچانے کے لیے کسی کو بھیج دیا تھا۔اللہ اپنے کاموں کے لیے کسی کا محتاج نہیں ہے لیکن وہ جب چاہے جس بھی مخلوق سے چاہے اپنا کام لے لے۔ کسی فرشتے سے، کسی جن سے، کسی انسان سے، کسی جانور سے یہاں تک کے کیڑے مکوڑوں سے بھی۔وہ کسی کو بچانے کے لیے کسی کی بھی مدد کا محتاج نہیں لیکن ہاں وہ اختیار رکھتا ہے کہ وہ جب چاہے جس سے چاہے اپنا کام لے لے کیونکہ وہ ہمارا رب ہے اور ہم اس کے بندے، وہ ہمارا مالک ہے اور ہم اس کے غلام اور جس سے وہ کام لے لے وہ کس قدر خوش نصیب ہوگا؟ بے شک اس ذات کے لیے کچھ بھی ناممکن نہیں ہے یہ تو ہم انسان ہیں جو ہمت ہار جاتے ہیں، امید کھو دیتے ہیں لیکن وہ ناممکنات کو ممکنات میں بدلنے والا رب ہے۔"

وہ زمین پر بازوؤں کے بل گری تھی جب اس کے حواس بحال ہوئے تو اس نے جھنجھلاتے ہوئے بہت غصے سے سر اٹھا کر اپنے ساتھ گرنے والے شخص کی طرف دیکھا۔

"یہ کیا بدتمیزی۔۔۔"

ابھی وہ اپنا جملہ مکمل بھی نہ کر پائی تھی کہ اس شخص پر نظر پڑتے ہی اس کے الفاظ لبوں پر ہی دم توڑ گئے۔اس کو بچانے والا شخص کوئی اور نہیں بلکہ "حماد ابراہیم" تھا۔وہ بھی بالکل اسی کے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

انداز میں گرا تھا اور اب وہ اس گیلی مٹی میں اٹے پتوں والی زمین سے اٹھ رہا تھا۔اریحہ کے بولنے پر حماد نے بے ساختہ اس کی طرف دیکھا جو منہ کھولے سکتے کے عالم میں اسے ہی گھور رہی تھی لیکن اگلے ہی پل وہ اپنی نظریں جھکا گیا۔وہ دونوں زمین پر ہاتھ رکھے بیٹھے تھے۔

"آپ ٹھیک تو ہیں نا؟"!

وہ گڑبڑاتے ہوئے اس سے تھوڑا دور ہٹتے ہوئے اٹھا اور فکرمندی سے پوچھنے لگا۔

"تت۔۔تم؟؟"

وہ زمین پر بیٹھے بیٹھے ہی اس کی طرف نظریں اٹھا کر بولی۔اس کے لہجے میں ناسمجھی تھی، حیرانگی تھی اور غصہ بھی۔

"کیا مطلب؟"حماد نے ہنوز زمین کو گھورتے ہوئے ناسمجھی سے استفسار کیا۔

)اصل میں حماد اس کے سوال کو سمجھ نہ پایا تھا کیونکہ جب وہ پہلی دفع اریحہ کو لفٹ دینے کے لیے رکا تھا تو اس نے دور سے بس ایک لڑکی کو سائیڈ پوز سے سڑک کے کنارے کھڑی دیکھا تھا جو ہاتھ ہلاتے ہوئے گاڑیاں روکنے کی کوشش کر رہی تھی۔اس نے اس لڑکی کا چہرہ قطعاً نہ دیکھا تھا کیونکہ وہ اپنی نظروں کی حفاظت کرنا جانتا تھا یہی وجہ تھی کہ وہ اسے پہچان نہ سکا لیکن وہ اسے بہت اچھے سے پہچان گئی تھی۔اب بھی حماد کی نظریں اس کی طرف غیر ارادی طور پر اٹھی تھیں

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

لیکن وہ اگلے ہی پل سنبھل گیا تھا(

"تم وہی ہو نا؟ جس نے۔۔ جس نے مجھے اس دن لفٹ دی تھی؟"!

وہ اب اٹھ کھڑی ہوئی تھی اور اسے گھورتے ہوئے پوچھ رہی تھی۔

حماد نے زمین کو گھورتے ہوئے سوچنے کی سعی کی تو اچانک اسے یاد آیا کہ اس نے کچھ دن قبل ایک بد تمیزی لڑکی کی مدد کرنے کی غلطی کی تھی۔ یاد آنے پر اسے غصہ تو آیا کہ یہ وہی لڑکی ہے لیکن پھر سر جھٹکتے ہوئے مسکرا کر بولا۔

"جی! میں وہی ہوں"!!

"تم۔۔ تم میرا پیچھا کر رہے تھے؟"

اس کی اطمینان بھری مسکراہٹ دیکھ کر اس کے غصے کا لیول کچھ اور بڑھا تھا۔

"یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں؟ آپ جانتی بھی ہیں ابھی آپ کے ساتھ ہونے کیا والا تھا؟" اس کے لہجے میں کوئی تاثر نہ تھا سوائے ہلکی سی حیرت کے۔

"کیا؟ کیا ہونے والا۔۔" اس کے سوال پر وہ بولتے بولتے ٹھٹھکی، بھوری آنکھوں میں تھوڑی دیر پہلے والا منظر لہرایا۔ (ہیلمٹ پہنے دو موٹر سائیکل سوار اس کی جانب بڑھ رہے تھے۔ پیچھے والے لڑکے نے اس کی طرف کوئی لیکوڈ اچھالا تھا۔) اس کے چہرے کے تاثرات بدلے اور

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

پریشانی کے آثار نمایاں ہونے لگے یکایک اس کے ذہن میں ایک جھماکہ سا ہوا اور وہ حیرت سے لب کھولے حماد کو گھورنے لگی۔

"تو۔۔وہ کیا۔۔تت۔۔ تیزاب تھا۔۔وو۔۔وہ لوگ میرا چہرہ۔۔میرے چہرے پر۔۔"

وہ اپنے حواسوں میں نہیں لگ رہی تھی۔وہ اسی طرح حیران و پریشان کھڑی پھٹی پھٹی نگاہوں سے اسے دیکھتے ہوئے ٹوٹے پھوٹے الفاظ ادا کر رہی تھی اور پھر اپنے چہرے کو چھونے لگی۔

حماد محسوس کر سکتا تھا کہ وہ پریشان ہو گئی ہے اسے اس کی حالت ٹھیک نہیں لگ رہی تھی، وہ سمجھ گیا تھا کہ وہ اس سارے واقعے سے بے خبر تھی اور اب سب جاننے پر وہ اپنے حواس کھو رہی تھی۔ایک لڑکی کے لیے اپنی خوبصورتی سے زیادہ اہم کیا ہو سکتا ہے؟

"دیکھیے آپ۔۔آپ بالکل ٹھیک ہیں، آپ پریشان نہ ہوں۔"

وہ اس کو تسلی دینے کی ناکام کوشش کرنے لگا۔اس طرح وہ ایک اکیلی لڑکی کو اس سنسان راستے پر چھوڑ کر بھی نہیں جا سکتا تھا۔

"آپ کی کیا کسی سے کوئی دشمنی تھی اور آپ اس طرح اکیلی کیوں اس راستے پر آئیں؟ دیکھیے آپ مجھے بتا سکتی ہیں جو بھی مسئلہ ہے شاید میں آپ کی کچھ مدد کر سکوں؟" کچھ لمحے توقف کے بعد وہ بہت نرمی سے دوبارہ پوچھنے لگا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اس کے سوالوں پر وہ اپنے حواسوں میں واپس آئی لیکن اسے اپنا سر چکراتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔

اس کی گاڑی بھی خراب تھی اور اسے اب اس سنسان روڈ سے اور بھی زیادہ خوف محسوس ہو رہا تھا۔اب اس کے پاس اس شخص سے مدد لینے کے سوا کوئی دوسرا راستہ نہ تھا۔

"کیا آپ۔۔آپ مجھے گھر چھوڑ سکتے ہیں؟ وہ میری کار خراب۔۔"

اس نے لب بھینچ کر ہمت مجتمع کی اور بمشکل اتنا ہی کہہ پائی تھی کہ اگلے جملے پر اسے حماد سے اپنی پچھلی ملاقات یاد آگئی تب بھی اس نے یہی کہہ کر مدد مانگی تھی۔

"جی جی بیٹھیں گاڑی میں، میں آپ کو ڈراپ کر دیتا ہوں لیکن آپ کی کار؟؟"

وہ ہاتھ سے اپنی کار کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فوراً بولا جو اسکی کار سے کافی فاصلے پر کھڑی تھی۔

"وہ۔۔میں اپنے ڈرائیور کو بھیج کر منگوالوں گی۔"

"اوکے شیور"!

وہ شانے اچکاتے ہوئے پلٹا اور اپنی گاڑی کی جانب بڑھ گیا۔

وہ بھاگ کر اپنی گاڑی تک آئی، جھک کر کھلے شیشے سے اپنا فون اور پرس اٹھایا، گاڑی کا بونٹ بند کیا اور کار لاک کر کے اس کے پیچھے لپکی۔حماد نے پہلے سے ہی گاڑی کا پچھلا دروازہ کھول رکھا تھا

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کہ کہیں وہ پھر سے بھول کر آگے نہ بیٹھ جائے۔جب وہ قریب پہنچی تو گاڑی کے پچھلے دروازے کو کھلا دیکھ کر ایک لمحے کے لیے اس نے حیرت اور نا سمجھی سے اس کی جانب دیکھا پھر کچھ یاد آجانے پر وہ سر جھٹکتے ہوئے اندر بیٹھ گئی۔وہ گاڑی کا دروازہ بند کرکے ڈرائیونگ سیٹ پر جا بیٹھا۔

اس نے گاڑی سٹارٹ کی اور اس سنسان روڈ سے نکال کر دوسری روڈ پر لے آیا اور ایک سائیڈ پر لگا دی۔وہ جو اپنے ہی خیالوں میں گم بیٹھی تھی گاڑی رکنے پر چونکی اور حیرت سے ارد گرد کا جائزہ لیتے ہوئے اس کی جانب دیکھا۔حماد نے پانی کی ایک بوتل بغیر گردن گھمائے اپنے بائیں ہاتھ کو پیچھے کی طرف لے جاتے ہوئے اسکی جانب بڑھائی۔

"یہ پانی پی لیجئے! بہتر محسوس ہو گا۔"

وہ اپنا ہاتھ پیچھے موڑے سامنے روڈ پر نظریں جمائے سنجیدگی سے کہہ رہا تھا۔ٹریفک اس روڈ پر بھی کم نہ تھی۔ان کی گاڑی سے کچھ فاصلے پر گاڑیاں زن سے گزر رہی تھیں۔ہر کوئی اپنی ہی دھن میں جا رہا تھا۔ہر ایک کو کہیں نہ کہیں پہنچنے کی جلدی تھی لیکن جلدی تو سیاہ پراڈو میں بیٹھے اس اجنبی کو بھی تھی نا؟اس کا وقت بھی تو قیمتی تھا لیکن نہیں۔۔اس کے لیے سب سے قیمتی انسانیت تھی،اس کے لیے سب سے قیمتی حقوق العباد تھے اور اس کے لیے سب سے قیمتی اپنے

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

رب کی رضا تھی۔انسان چاہے جتنا بھی نیک بن جائے لیکن اگر اس میں احساس نہیں تو اس کی یہ نیک نامی کسی کام کی نہیں۔

وہ پہلے تو حیرت سے اسے دیکھتی رہی لیکن جب حماد نے اس کے سامنے سے اپنا ہاتھ نہ ہٹایا تو وہ بے اختیار ہی پانی کی بوتل اس کے ہاتھ سے لے کر منہ کو لگا گئی۔وہ بہت تیز تیز پانی پی رہی تھی جیسے صدیوں سے پیاسی ہو۔پانی پی کر اسے واقعی بہتر محسوس ہو رہا تھا۔

"اب بتائیں کون تھے وہ لوگ؟اور وہ آپ کا چہرہ کیوں خراب کرنے آئے تھے؟؟"

اسے جب لگا کہ وہ قدرے بہتر ہے تو بہت نرمی سے دوبارہ سوال کیا۔

اس کے سوال کے دوسرے فقرے پر وہ ٹھٹھکی۔اس کے ذہن میں جھماکے کی طرح رو بائشہ کے صبح والے الفاظ گونجے۔

("یار تمہیں نہیں پتہ ایسے لڑکے پیچھا نہیں چھوڑتے اور اپنا بدلہ لینے کے لیے کچھ بھی کرتے ہیں۔اس لیے وہ ہمیں یوں گھور رہا ہے،مجھے تو لگتا ہے وہ کچھ برا کرنے والا ہے"!)

یہ خیال آتے ہی ساری گتھیاں سلجھتی گئیں اور بس۔۔چند سیکنڈز لگے تھے اسے سمجھنے میں کہ وہ کون تھا اور کیوں آیا تھا۔

اسے اپنا دم گھٹتا ہوا محسوس ہو رہا تھا کیا کوئی اس حد تک بھی گر سکتا ہے؟شدت حیرت سے وہ

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کچھ لمحے تک تو کچھ نہ بول پائی لیکن پھر بے ساختہ ہی نجانے کیوں اس نے حماد کو راحیل کے بارے میں پہلے دن سے لے کر آج تک کا سارا قصہ کہہ سنایا۔

"اوہ۔۔تو یہ بات ہے! پھر تو اس لڑکے کے خلاف ایف آئی آر کروانی چاہیے کہیں وہ دوبارہ پھر سے۔۔"

اس کی بات کو تحمل سے سننے کے بعد حماد کے چہرے کے تاثرات بدلے۔اس نے ایک بار پھر اس لڑکی کی مدد کرنے کا سوچا لیکن اریحہ نے بہت تیزی سے اس کی بات کاٹ دی۔

"نہیں! آپ ایسا کچھ نہیں کریں گے میں۔۔میں خود کر لوں گی جو بھی کرنا ہے۔"

وہ اس کے پوچھنے پر (یہ سوچتے ہوئے کہ اس طرح تو بابا کو سب پتہ چل جائے گا اور وہ کہیں مکہ جانا کینسل ہی نہ کر دیں) فوراً بولی۔

"آر یو شیور؟!" وہ حیران ہوا تھا۔

"جی بالکل!" وہ اپنا چہرہ نیچے کرتے ہوئے بولی جیسے وہ اسے غلط سمجھنے پر شرمندہ تھی۔اسے احساس ہوا کہ وہ واقعی شریف اور اچھا لڑکا ہے۔حماد کبھی بھی اس طرح غیر لڑکیوں سے بات نہیں کرتا تھا۔لیکن چونکہ وہ اتنے بڑے حادثے کا شکار ہوتے ہوئے بچی تھی اور وہ اس طرح اکیلے گھر جانے کی کنڈیشن میں بھی نہیں تھی بس اس لیے۔۔صرف اس لیے اس رحم دل

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

انسان کو یہ گوارا نہیں ہوا کہ وہ اسے روڈ پر یوں اکیلے بے یارو مددگار چھوڑ جائے۔اس کا مقصد صرف اللہ کی رضا تھا اور کچھ بھی نہیں اگر اریحہ کی جگہ کوئی اور لڑکی ہوتی یا کوئی بھی بوڑھا یا بچہ ہوتا وہ تب بھی یہی کرتا۔

"اللہ نے ایسے ہی تو نہیں قرآن میں فرمادیا۔

اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم)! اپنی بیویوں سے اور اپنی صاحبزادیوں سے اور مسلمانوں کی عورتوں سے کہہ دو کہ وہ اپنے اُوپر اپنی چادریں لٹکا لیا کریں۔اس سے بہت جلد ان کی شناخت ہو جایا کرے گی پھر نہ ستائی جائیں گی اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔(سورۃ الاحزاب_59)"

اللہ کے ہر حکم کے پیچھے کوئی نہ کوئی حکمت ہوتی ہے، ہمارا فائدہ ہوتا ہے، کوئی بھی حکم غیر اہم نہیں ہوتا۔اگر ہم ان احکامات پر عمل کرتے ہوئے اپنی زندگی گزاریں گے تو کبھی بھی کسی پرابلم کو فیس نہ کرنا پڑے۔ایک سکون سا آجاتا ہے زندگی میں۔"

گاڑی سٹارٹ کرنے سے پہلے کسی گہری سوچ میں مبتلا بے ساختہ ہی اس کے منہ سے اللہ کے کلام کی آیت کا ترجمہ نکلا۔وہ بہت پیار اور محبت سے پیچھے بیٹھی لڑکی سے بے نیاز اللہ کے بارے میں بولتا جارہا تھا۔اس کے ہونٹوں پر ہلکی اور نرم مسکراہٹ تھی۔

"واٹ؟؟؟!!۔۔آپ ہوتے کون ہیں مجھے یہ سب کہنے والے؟ سمجھتے کیا ہیں آخر خود کو؟؟" وہ جس نے ابھی ابھی قبول کیا تھا کہ وہ اچھا لڑکا ہے اس کے منہ سے یہ الفاظ سن کر کسی بپھری ہوئی شیرنی کی طرح بولی۔اس کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔

اس کے اس طرح بولنے پر وہ گڑ بڑا سا گیا اور اپنی دنیا میں واپس آیا۔وہ نہیں جانتا تھا یہ سب اس نے کیوں کہہ دیا؟ کیسے کہہ دیا؟ لیکن "ہوتا وہی ہے جو منظورِ خدا ہوتا ہے" یہ الفاظ بھی اس کے منہ سے اللہ کی مرضی سے ہی نکلے تھے۔اب کیوں نکلے تھے یہ تو وقت ہی جانتا تھا۔

"آئم سوری!" وہ شرمندہ ہوتے ہوئے بولا۔

"واٹ سوری؟"

وہ اتنے ہی غصے سے بلند آواز میں بولی اور دروازہ کھول کر باہر نکلنے لگی۔

"رکیں پلیز بیٹھیں! آپ۔۔ایسے اکیلے مت جائیے وہ لوگ دوبارہ آسکتے ہیں۔"

اس نے ضبط سے آنکھیں میچ کر دوبارہ کھولیں اور پھر گہرا سانس خارج کرتے ہوئے اسے روکنے کی کوشش کی۔اسے روکنے سے اس کی انا کو ٹھیس پہنچ رہی تھی لیکن کر بھی تو وہ یہ سب کس کے لیے رہا تھا؟ اگر اس کا مقصد اپنے رب کی رضا پانا نہ ہوتا تو وہ اپنی ذات کی خاطر کبھی یہ برداشت نہ کرتا اور ایک لمحے کا وقت ضائع کیے بغیر یہاں سے چلا جاتا لیکن "حماد ابراہیم" ایسا

www.novelsclubb.com

نہیں تھا! وہ مختلف تھااور یہی چیز اسے سب سے منفرد بناتی تھی۔

وہ اس کی شرمندگی محسوس کرتے ہوئے خاموشی سے واپس بیٹھ گئی ویسے بھی اکیلے جانا اس کے لیے خطرے سے خالی نہ تھا۔اس نے اسے اپنے گھر کا ایڈریس نہیں دیا تھاوہ گھر سے پہلے آنے والی روڈ پر اتر جانا چاہتی تھی۔وہ نہیں چاہتی تھی کہ اسکے بابا کو اس سارے واقعے کی بھنک بھی پڑے کیونکہ وہ یہ بات اچھے سے جانتی تھی کہ اگر انہیں کچھ بھی پتہ چلا تو وہ اپنی بیٹی کو کبھی بھی اکیلا چھوڑ کر نہیں جائیں گے اور وہ انہیں اتنی پیاری جگہ پر جانے سے روکنا نہیں چاہتی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com

دو گھنٹے پہلے:

"کہانا تم ہی جاؤ گے ! اب فضول میں بچوں والی ضدمت کرو اور جلدی جاؤ" !

وہ حکمیہ انداز میں اس طرح بولا کہ حامد کو ہتھیار ڈالنے پڑے۔وہ منہ بناتے ہوئے جانے کے لیے مڑ گیا۔حماد اب دوبارہ اپنے کام کی جانب متوجہ ہو چکا تھا۔وہ ابھی باہر جانے کے لیے دروازے کی طرف پلٹا ہی تھا کہ دفعتاً اس کا فون رنگ کرنے لگا۔اس نے ٹھٹھکتے ہوئے اپنی جیب میں سے موبائل نکالا سکرین پر بابا کالنگ لکھا جگمگا رہا تھا۔بابا کا نمبر دیکھتے ہی وہ بوکھلا کر پلٹا

اور حماد کی طرف دیکھا جو سوالیہ نگاہوں سے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

"بابا کی کال!" اس نے ایک نظر فون کو دیکھتے ہوئے بتایا۔

حماد نے جواباً سر ہلا دیا۔

"اسلام علیکم بابا"!

حامد نے اپنے خشک ہونٹوں پر زبان پھیری اور مسکراتے ہوئے فون کان سے لگایا۔

"وعلیکم السلام! حامد کہاں ہو آپ جلدی میرے کیبن میں آؤ ضروری کام ہے۔"

فون سے بابا کی بارعب مصروف سی آواز ابھری۔

"بابا خیریت؟ وہ میں۔۔حماد بھائی کے ایک ضروری کام سے گھر جارہا تھا۔۔"

حامد، حماد سے ایکسکیوز کرلینا۔ جلدی آؤ اٹس ارجنٹ"!

وہ انتہائی سنجیدگی سے تحکمانہ بولے۔

"جی۔۔اوکے!!" اس نے بجھے بجھے سے لہجے میں کہتے ہوئے کال کاٹ دی۔

بھائی وہ۔۔مجھے بابا بلا رہے ہیں۔۔ کہہ رہے تھے بہت ضروری کام ہے۔"

اس نے فون جیب میں ڈال کر ایک نظر اس پر ڈالی پھر نظریں چراتے ہوئے بولا۔

حماد اسے اس کے اس طرح معصوم شکل بنانے پر آنکھیں چھوٹی کیے گھورنے لگا۔

)وہ فائلز اتنی غیر اہم نہ تھی کہ وہ کسی اور کو بھیج کر منگوالیتا(

"حامد کے بچے! تم ہمیشہ یہی کرتے ہو اور ہر بار بچ جاتے ہو، اگر بابا نے تمہیں نہ بلایا ہوتا تو تم ہی جاتے لیکن۔۔"

وہ خفگی سے بولتے ہوئے جملہ ادھورا چھوڑ گیا اور دوسری جانب دیکھنے لگا۔

"بھائی آپ ناراض تو نہ ہوئیے، سوری نا میں۔۔ آئندہ کبھی کوئی فائل گھر پر چھوڑ کر نہیں آؤں گا پرامس"!

وہ اس کے تاثرات نوٹ کرتے ہوئے بچوں کی سی معصومیت سے بولا۔

"میں کیوں ناراض ہوں گا!" حماد نے بنا اس کی طرف دیکھے اسی لہجے میں کہا۔

"بھائی۔۔آپ جانتے ہیں نا کہ "حامد ابراہیم" آپ کی ناراضگی افورڈ نہیں کر سکتا۔۔اب بتائیں اس میں میرا کیا قصور ہے؟ میں تو جا ہی رہا تھا گھر لیکن باس نے بلالیا۔" وہ نہایت بیچارگی سے بولا۔

اس نے ایک سنجیدہ نگاہ سامنے کھڑے اس ڈرامے باز پر ڈالی پھر اوکے کہتے ہوئے سر ہلا دیا۔

"مطلب آپ۔۔ آپ ناراض نہیں ہیں؟" وہ یکدم خوش ہوا۔

"نہیں!" حماد نے مسکراہٹ دبائی۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تھینک یو بھائی تھینک یو سو مچ! آپ دنیا کے ''دی بیسٹ بھائی'' ہیں۔"

وہ اس کے قریب آیا اور اس کے دونوں گال کھینچتے ہوئے بچوں کی طرح بولا۔

"چھوڑو حامد!" اس نے چڑتے ہوئے خود کو آزاد کرانے کی کوشش کی۔

"دنیا کی ساری ایکٹنگ تم سے کروالو بس، اب جاؤ نہیں تو بابا خود آجائیں گے تمہاری خبر لینے۔"

حماد نے آخر میں اسے وارن کرنا ضروری سمجھا۔

"جی جی میں جاتا ہوں۔" وہ ہمیشہ کی طرح اب بھی کیبن سے قریباً بھاگتے ہوئے ہی نکلا تھا اور پیچھے حماد اس کی حرکتوں پر بس مسکرا کر رہ گیا۔

(نجانے کب بڑا ہوگا یہ لڑکا) وہ بس سوچ ہی سکا تھا ایک ایسا سوال جس کا جواب اسے خود بھی نہیں پتہ تھا پھر سر جھٹکتے ہوئے اپنا ادھورا کام نبٹانے لگا۔ کچھ دیر بعد وہ لیپ ٹاپ بند کرتے ہوئے اٹھا، کوٹ پہنا اور دوسری فائلز گھر سے لانے کے لیے آفس سے باہر نکل آیا۔۔۔

کچھ ہی لمحوں میں حماد کی سیاہ پراڈو میں روڈ پر رواں دواں تھی۔ موسم کافی ابر آلود تھا۔ شام کا وقت تھا اور صبح سے دھوپ کا کوئی نام و نشان تک نہ تھا، یہ دسمبر کے وہ دن تھے جن میں دھوپ کا نکلنا کسی غنیمت سے کم نہ ہوتا تھا۔ وہ اپنے مخصوص انداز میں ڈرائیو کر رہا تھا۔ آنکھوں پر سیاہ گاگلز لگائے، بال جیل لگا کر بنے ہوئے، دائیں کلائی میں گھڑی، ڈیش بورڈ پر فون

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

رکھے وہ ڈرائیو کرتے ہوئے بہت اچھا لگ رہا تھا۔ دفعتاً اسے اپنی گاڑی ٹریفک سگنل پر روکنی پڑی۔۔ سیاہ آنکھوں میں تحیر اترا۔ روڈ پر اسکی گاڑی کے سامنے رنگا رنگ گاڑیوں کی لمبی قطاریں لگی ہوئی تھیں گاڑیوں کے ہارن اور ٹریفک کا شور اتنا زیادہ تھا کہ کان پڑی آواز سنائی نہ دے رہی تھی۔ اس نے گردن گھما کر اپنے عقب میں دیکھا تو اس کی کار کے پیچھے بھی بالکل ویسے ہی گاڑیوں کی لمبی قطاریں تھیں۔ روڈ پر کوئی ٹریفک پولیس بھی نظر نہیں آ رہی تھی۔

"اوہ میرے اللہ! یہ کیا ہوا؟"!

وہ لبوں پر اپنے دائیں ہاتھ کی دو انگلیاں رکھتے ہوئے پریشانی سے منمنایا۔

وہ جانتا تھا کہ یہ ٹریفک اتنی جلدی ختم نہیں ہونے والی اس کا گھر پہنچنا بھی بہت ضروری تھا اور وقت ضائع کرنا وہ بالکل افورڈ نہیں کر سکتا تھا۔

"یہ حامد کا بچہ ہمیشہ یوں ہی کرتا ہے خود بچ جاتا ہے اور مجھے پھنسا دیتا ہے۔"

اس کے چہرے پر بے بسی بھرا د باد باغصہ تھا جو ان حالات میں کسی بھی عام انسان کو آ سکتا ہے۔

اس نے بھی گاڑی کا ہارن دیا، ایک بار، دو بار، تین بار لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ وہ لب بھینچ کر کچھ سوچنے لگا آخر کار اس نے اپنا فون اٹھایا اور حامد کو کال ملائی۔

تیسری گھنٹی پر فون اٹھا لیا گیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اسلام علیکم بھائی! جی؟" دوسری طرف حامد کی مصروف سی آواز گونجی۔

"وعلیکم السلام! حامد تم نے بابا کا کام کر دیا؟"

"نہیں ابھی وہی کر رہا ہوں لیکن آپ کیوں پوچھ۔۔۔ایک منٹ ایک منٹ یہ آپ کے پیچھے ٹریفک کا اتنا شور کیوں ہے؟ آپ گھر نہیں پہنچے کیا؟"

وہ اپنے کیبن میں ٹیبل کے پیچھے کھڑا ایک ہاتھ سے موبائل تھامے اور دوسرے ہاتھ سے ٹیبل پر پڑی فائل کے صفحے الٹ پلٹ کرتا پوچھ رہا تھا کہ اچانک وہ حیرت سے سیدھا ہوا اور دوسرا سوال کیا۔

"نہیں یار کہاں۔۔ٹریفک جام ہے مین روڈ پر وہی پھنسا ہوا ہوں اور تو جانتا ہے میں وقت ضائع کرنے کا رسک بھی نہیں لے سکتا اسی لیے تجھے فون کیا ہے لیکن تو بھی فری نہیں، کچھ سمجھ نہیں آ رہا کروں کیا؟"!

حماد نے پریشان سے لہجے میں اسے ساری صورتحال سے آگاہ کیا۔

"اوہ ہو! تو بھائی آپ جانتے تو ہیں کہ مین روڈ پر اکثر ٹریفک جام رہتا ہے آپ شارٹ کٹ لے لیتے۔"

وہ افسردگی سے بولا لیکن آخری بات اس کے منہ سے بے دھیانی میں نکلی تھی۔

"ہاں جانتا ہوں لیکن میں نے سوچا شاید آج ایسا کچھ نہ ہو اچھا بھلا آفس میں بیٹھا کام کر رہا تھا جتنا جلدی کام ختم کرنا چاہتا تھا اتنا ہی لیٹ ہو رہا ہوں۔ صرف آج کا دن ہے میرے پاس کل سے پھر نئے پروجیکٹز پر کام کرنا ہے۔"

"سوری بھائی! یہ سب میری وجہ سے ہوا، نہ میں فائلز بھولتا اور نہ یہ سب ہوتا۔"

"اوں ہوں حامد! تجھے فون اس لیے نہیں کیا کہ تو شرمندہ ہو خیر جو ہونا تھا ہو گیا بس اب مجھے بتا کہ اس مسئلے کا کیا حل ہے؟"

وہ نرمی سے بولا دفعتاً اس کے دماغ میں کچھ کلک ہوا۔

"تو شاید کوئی شارٹ کٹ بتا رہا تھا؟"

"جی جی بھائی میں بتاتا ہوں، پہلے آپ دیکھیں کہ آپ کی کار کا یہاں سے نکلنے کا کوئی راستہ ہے؟"

وہ ہمیشہ کی طرح اپنا تیز دماغ دوڑاتے ہوئے بتانے لگا۔

حماد نے اس کی تائید کرتے ہوئے اپنی گاڑی کے ارد گرد کا جائزہ لیا۔اس کے دونوں اطراف میں ٹریفک ویسے ہی تھی اور اس کی کار کے آگے کی صورتحال بھی یہی تھی۔ایک مرتبہ پھر اس نے گردن گھما کر اپنے عقب میں نظر دوڑائی تو ایک ٹریفک پولیس مین گاڑیوں کو پیچھے کی جانب نکال رہا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اوہ۔۔الحمدللہ"!

وہ اپنی کار کے پیچھے گاڑیوں کا رش ختم ہوتے دیکھ کر بے اختیار بولا۔

"کیا ہوا بھائی؟؟"

دوسری طرف حیرت میں مبتلا آواز ابھری تو وہ چونک کر سیدھا ہوا۔

"ہاں حامد اب میری کار یہاں سے نکل سکتی ہے،اب مجھے بتا اس شارٹ کٹ کے بارے میں۔"

"بھائی۔۔میں آپ کو بتا تو دوں لیکن۔۔آپ اس راستے سے جائیں گے نہیں"!

وہ اب خود پر ملامت کر رہا تھا کہ اس نے شارٹ کٹ والی بات کہی ہی کیوں؟

"ایسا کیا ہے اس راستے پر اور اب بتا بھی حامد۔۔میں چلا جاؤں گا کام بھی تو ضروری ہے نا۔۔"وہ پہلے حیران ہوا پھر جھنجھلایا۔

"لیکن بھائی۔۔"

"حامد بتا نا یار"

"اوکے!"اس نے ایک ٹھنڈا سانس خارج کیا۔

"وہی قبرستان والی سنسان سی ٹوٹی پھوٹی روڈ"!!

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کیا؟؟؟ حامد توں جانتا ہے نا اس روڈ پر لوگوں کی آمد و رفت بند ہے اور ویسے بھی وہ روڈ تو ناقابل استعمال ہے۔" وہ بے یقینی سے بولا۔

"جی بھائی میں جانتا ہوں لیکن گھر پہنچنے کے لیے ایک واحد شارٹ کٹ وہی ہے! بھائی میں تو کہتا ہوں واپس آجائیں یہ ادھورے کام آپ ویک اینڈ پر کر لیجیے گا، اس روڈ سے آپ نہ ہی جائیں تو بہتر ہے۔"

اس نے نہایت فکر مندی سے مشورہ دیا تھا۔

"کیوں؟ اب کیا ہوا؟؟" وہ حیران ہوا۔

"بھائی اس روڈ کے آس پاس ہی چوروں کی ایک گینگ رہتی ہے جو اکثر وہاں سے گزرنے والوں کو پکڑ لیتی ہے اور ان کے ساتھ لوٹ مار کرتی ہے۔"

www.novelsclubb.com

حامد بڑی سنجیدگی سے بتا رہا تھا اور حماد بھی بڑے غور سے سن رہا تھا لیکن۔۔

"توں بھی نا حامد"!

اس کی بات سنتے ہی وہ خفیف سا ہنسا اور اس کی بات کو کسی خاطر میں نہ لیا۔

"بھائی میں سچ کہہ رہا ہوں وہ لوگ بہت خطرناک ہیں وہ تو کسی کو مارنے سے بھی نہیں کتراتے اور۔۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اس کی مسکراہٹ میں مبتلا آواز محسوس کر کے وہ اپنی بات کا یقین دلاتے ہوئے بولا۔

"حامد اللہ سے بڑا کوئی نہیں ہے، ہمیں صرف اسی کا خوف ہونا چاہیے اور میں اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتا۔"

وہ نہایت سنجیدگی سے سمجھاتے ہوئے نرمی سے اس کی بات کاٹ گیا۔

"جی بھائی بے شک"!

"اور ایک اور بات (وہ مسکرایا پھر سیاہ آنکھوں پر سیاہ چشمہ لگایا) ''حماد ابراہیم'' ایک بار جو ٹھان لیتا ہے اس سے پیچھے نہیں ہٹتا۔اس لیے میں واپس نہیں آرہا اور اسی راستے سے جاؤں گا!!"اس نے جیسے فیصلہ سنایا۔

یہ سنتے ہی حامد نے فائل بند کی اور تھکنے (گرنے) والے انداز میں دھم سے پیچھے پڑی کرسی پر بیٹھ گیا جیسے سوچ رہا ہو کہ ان سے کون جیت سکتا ہے؟!

"جی جی بالکل لیکن بھائی۔۔ایک بات کہوں؟؟"

کچھ پل سوچنے کے بعد اس نے ایک آخری کوشش کرنا چاہی۔

"نہیں! بالکل نہیں، میں تیری ساری باتیں رات کو سنوں گا۔اللہ حافظ"!

وہ دو ٹوک بولا اور کال کاٹ دی۔

www.novelsclubb.com

اس کا جواب سنتے ہی حامد کے چہرے کی مسکراہٹ غائب ہوئی۔اس نے رابطہ منقطع ہونے پر موبائل کان سے ہٹا کر ایک حیرت بھری نگاہ اس پر ڈالی پھر نا سمجھی سے شانے اچکاتے ہوئے موبائل سائیڈ پر رکھا اور دوبارہ فائل پر جھک گیا۔

فون بند کر کے اس نے اپنی کار ٹریفک سے نکالی اور اس سنسان روڈ کی جانب گھمالی۔یہ سڑک نہایت خستہ حال تھی، جگہ جگہ سے ٹوٹی ہوئی اور گڑھے پڑے ہوئے تھے۔سڑک کے دائیں جانب ایک بہت ہی پرانا اور قدیم مسیحی قبرستان تھا جو دن میں بھی کسی خوفناک منظر سے کم نہیں لگ رہا تھا۔راستہ بہت ہی ویران تھا دور دور تک نہ کوئی چرند پرند اور نہ ہی کوئی انسان غرضیکہ قبرستان سمیت یہ ساری چیزیں منظر کو بہت پراسرار بنا رہی تھیں۔یہاں آنا تو کسی جگرے والے کا کام ہی ہو سکتا تھا کیونکہ راستہ ایسا تھا کہ دن میں بھی خوف آتا تھا اس لیے کوئی غلطی سے بھی اس راستے پر آنے کی غلطی نہیں کرتا تھا لیکن حماد ابراہیم صرف اپنے رب کے بھروسے یہ خطرہ مول لے چکا تھا۔اس کی گاڑی سڑک پر بہت ہی سستی سے ہچکولے کھاتے آگے بڑھ رہی تھی کیونکہ سڑک کی حالت ایسی نہ تھی کہ اس پر کوئی گاڑی تیز رفتاری سے چلائی جائے لیکن خیر وہ کم از کم گھر تو پہنچ ہی جائے گا اس کے لیے اتنا کافی تھا۔سیاہ پراڈو اسی طرح آگے بڑھ رہی تھی کہ یکایک اس نے بریک پر پاؤں رکھے۔ایک زوردار جھٹکے سے گاڑی رک گئی۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

بریک اس نے سامنے کا منظر دیکھنے پر لگائی تھی۔وہ بہت حیرانگی سے یہ سارا منظر دیکھ رہا تھا۔ سامنے کا منظر کچھ یوں تھا کہ اس کی گاڑی سے کچھ دوری پر سامنے دائیں طرف ہیلمٹ پہنے ہوئے دو لڑکے ایک درخت کے پیچھے چھپ کر جیسے کسی پر نظر رکھ رہے تھے۔ایک لڑکا بائیک پر بیٹھا تھا اور دوسرا اس کے پاس کھڑا اپنے دائیں ہاتھ میں کچھ پکڑے ہوئے تھا۔ذرا غور سے دیکھنے پر پتہ چلا کہ اس لڑکے کے ہاتھ میں کوئی بوتل ہے جس میں شاید نارنجی رنگ کا کوئی لیکوڈ ہے۔دونوں لڑکوں کی پشت اس کی گاڑی کی طرف تھی تبھی انہیں پتہ نہ چل سکا کہ ان کے عقب میں دور کہیں کوئی کار بھی کھڑی ہے وہ ہر چیز سے بے پرواسامنے کے منظر میں کھوئے ہوئے تھے۔اس نے دونوں لڑکوں کا رخ جس طرف تھا اسی سمت میں نظریں گھمائیں۔ان لڑکوں سے کچھ دوری پر سڑک کے بیچوں بیچ ایک سیاہ کار کھڑی تھی۔گاڑی کے فرنٹ ڈور کے پاس سیاہ کپڑوں میں ملبوس ایک لڑکی اپنے ارد گرد کا جائزہ لے رہی تھی جیسے اسے کسی کی مدد کی ضرورت ہو لیکن ''سوچنے والی'' بات یہ تھی کہ یہ لڑکے چپ چاپ کھڑے تماشا کیوں دیکھ رہے ہیں اس لڑکی کی مدد کیوں نہیں کر رہے ؟؟ وہ الجھی ہوئی نگاہوں سے یہ سارا منظر دیکھ ہی رہا تھا جب اس کی نظریں ایک مرتبہ پھر اس لڑکے کے ہاتھ میں پکڑی ہوئی بوتل پر پھسلیں۔ لیکوڈ والی بوتل پر دوبارہ نظر پڑتے ہی اس کے دماغ نے تیزی سے اسے ایک سگنل دیا۔صرف

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

چند لمحے۔۔چند لمحے لگے تھے اسے ساری صورتحال سمجھنے میں۔اب لڑکی گاڑی کا اگلا بونٹ کھول رہی تھی۔حماد نے بغیر کسی تاخیر کے گاڑی کا دروازہ کھولا اوران لڑکوں کی مخالف سمت سے بھاگا(اس طرح کہ وہ لڑکے سڑک کے دائیں جانب کھڑے تھے اور وہ بائیں جانب سے درختوں کے پیچھے چھپتے ہوئے بھاگا)تاکہ ان کی نظروں میں نہ آسکے۔ابھی وہ لڑکی سے آدھا راستہ دور ہی تھا کہ وہ موٹر سائیکل سوار بائیک سٹارٹ کر کے آگے بڑھنے لگے۔حماد نے پریشانی سے ایک مرتبہ نظریں گھما کر پیچھے اپنے دائیں جانب دیکھا۔وہ نارمل سپیڈ میں آگے بڑھ رہے تھے۔پیچھے والا لڑکا ہاتھ میں لیکوڈ والی بوتل پکڑے حملے کے لیے بالکل تیار بیٹھا تھا۔(وہ آواز دے کر بھی لڑکی کو مطلع نہیں کر سکتا تھا ورنہ وہ چوکنا ہو جاتے اور نارمل سپیڈ، تیز سپیڈ میں بدل جاتی)اس نے لڑکی تک ان دونوں سے پہلے پہنچنے کے لیے اپنا پورا زور لگا دیا۔جیسے ہی وہ موٹر سائیکل سوار اس لڑکی کے قریب پہنچے تو لڑکی نے گھبرا کر اپنا چہرہ اٹھایا۔اس سے پہلے کہ وہ کچھ سمجھتی یا کسی قسم کا کوئی ردِ عمل ظاہر کرتی پچھلے لڑکے نے اس کی طرف وہ کیمیکل اچھالا ٹھیک اسی لمحے حماد نے اس لڑکی کے دائیں بازو کو زور سے جھپٹتے ہوئے اپنی طرف پوری طاقت سے کھینچا تھا۔لڑکے کا کیمیکل والی بوتل انڈیلنا اور حماد کا اریحہ کے دائیں جانب سے اسے اپنی طرف کھینچنا یہ دونوں عمل بیک وقت ہوئے تھے۔اسی لیے اریحہ، حماد اور کیمیکل بھی بیک وقت زمین

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

پر گرے تھے۔ان موٹر سائیکل سواروں نے شاید اریحہ کے پیچھے حماد کو دیکھ لیا تھا تبھی وہ بغیر

رکے وہاں سے فرار ہو گئے۔

☆☆☆☆☆☆☆

موجودہ وقت:

کوئی دس پندرہ منٹ بعد حماد کی کار ایک چلتی سڑک کے کنارے رک گئی۔ گاڑی رکنے پر وہ ذرا

ساچونکی پھر دروازہ کھول کر باہر نکلنے ہی لگی تھی کہ وہ بول پڑا۔

"آر یو شیور آپ یہاں سے اکیلی چلی جائیں گی؟"

"ہمم"!

وہ بس ایک لمحے کے لیے ٹھٹھکی تھی لیکن اگلے ہی پل یک لفظی جواب آیا۔

یہ کہہ کر وہ رکی نہیں اور گاڑی کا دروازہ کھول کر باہر نکل آئی لیکن۔۔اس مرتبہ بھی اس نے

گاڑی کا دروازہ اتنی ہی زور سے بند کیا جتنی زور سے وہ اس سے پہلے کر چکی تھی اور بغیر تھینک یو

بولے وہ گاڑی کے عقب میں مخالف سمت چلنے لگی۔

اتنی شدّت سے دروازہ بند کرنے پر آج بھی اندر بیٹھے اس لڑکے کی سیاہ آنکھوں میں حیرت کی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

انتہا نہ رہی تھی اس نے بے اختیار پیچھے مڑ کر دیکھا۔وہ لڑکی اب اس کی گاڑی سے کافی دور جا چکی تھی۔

"کیا ہے یہ لڑکی؟؟کیا مدد کرنے کے جواب میں یہ یہی ردعمل دکھاتی ہے؟یا پھر مجھے یہ بتانا چاہتی ہے کہ آئندہ کسی کی مدد کرنے سے پہلے ہزار بار سوچنا۔"

حماد جسے کبھی بڑی سی بڑی بات پر بھی غصہ نہ آتا تھا آج اپنی پیاری کار کے ساتھ دوسری مرتبہ یہ رویہ (وہ بھی کسی اجنبی کے ہاتھوں) دیکھ کر اس کا بھی دماغ گھوم گیا تھا۔یہ زیادتی تھی۔آخر یہ اس کی محبوب گاڑی تھی،غصہ کرنا تو بنتا تھا نا۔

"اور کرو تم تو مدد،بہت شوق ہے نا تمہیں لوگوں کی مدد کرنے کا؟دیکھ لو کیا انجام ہوتا ہے۔"

اس کے اندر سے اچانک کوئی آواز آئی۔

"اور کسی کی مدد کروں نہ کروں لیکن اس لڑکی کی تو کبھی زندگی میں نہیں کروں گا اور اگر یہ لڑکی کہیں ملی بھی تو پھر بھی میں اس کی مدد نہیں کروں گا۔"اس نے پُر عزم ہوتے ہوئے سوچا تھا لیکن کون جانے کل کیا ہو جائے؟!

)اسے ایسی سوچیں آنا اس بات کی دلیل تھی کہ وہ بھی ایک عام بشر ہے کوئی بھی انسان بالکل خامیوں سے پاک نہیں ہوتا،کوئی بھی فرشتہ نہیں ہوتا کہ اسے ایک برا خیال بھی نہ آئے لیکن

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہاں انسان وہی ہوتا ہے جو خود کو ان خامیوں کے ساتھ قبول کر لے، جو ابلیس والا تکبر اپنے اندر نہ آنے دے اور اپنی اصلاح کر لے۔ یہ آواز اس کے نفس کی تھی جو ہر انسان کے اندر سے اس وقت آتی ہے جب وہ کوئی نیکی کرتا ہے۔ شیطان کے علاوہ بلکہ یہ کہنا بہتر ہوگا کہ شیطان سے بھی بڑا انسان کا ایک اور دشمن اس کا اپنا نفس ہوتا ہے جو ہر انسان کو سیدھے راستے سے بھٹکانے کی ہر ممکن کوشش کرتا ہے۔ کوئی انسان چاہے جتنا بھی نیک یا خوش اخلاق کیوں نہ ہو اگر اس پر شیطان کا زور نہ چلے تو اس کا نفس اس پر وار ضرور کرتا ہے لیکن سمجھدار وہی ہے جو بر وقت اس نفس کی چالاکیوں کو سمجھ کر محتاط ہو جائے(

ایسا ایک وار اس وقت حماد ابراہیم پر بھی ہوا تھا۔

"یا اللہ! مجھے دوبارہ اس لڑکی سے اب کبھی نہ ملوایئے گا"!

اس نے ونڈ سکرین سے باہر ابر آلود آسمان کو دیکھتے ہوئے بیچارگی سے دعا مانگی پھر سر جھٹکتے ہوئے گاڑی واپس گھمالی۔

☆☆☆☆☆☆☆

"شٹ! اتنا اچھا موقع تھا، سارا پلان فیل ہو گیا اس لڑکے کی وجہ سے۔۔"!

وہ ہاتھ کا مکا بنا کر ایک درخت پر غصّے سے مارتے ہوئے بولا۔ اس کا چہرہ غصے کی شدت سے سرخ

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہو رہا تھا۔اس کے عقب میں کچھ فاصلے پر ایک دوسرے درخت کے پاس اس کا دوست (عامر) بائیک کے ساتھ ٹیک لگائے کھڑا سوچتی نگاہوں سے زمین کو گھور رہا تھا۔وہ دونوں ایک جنگل نما،سنسان سے علاقے میں درختوں کے بیچوں بیچ کھڑے تھے۔

"راحیل! کیا تم اس لڑکے کو جانتے ہو؟"

عامر نے نظریں اس کی طرف گھماتے ہوئے استفسار کیا۔

یہ سنتے ہی وہ مڑا اور تیز نظروں سے اسے گھورنے لگا۔

"یار توں۔۔توں ایسے کیوں دیکھ رہا ہے؟کچھ غلط پوچھ لیا کیا؟"

وہ بے اختیار گڑبڑایا۔

"عامر توں مجھے بہت اچھے سے جانتا ہے اور سب جانتا ہے میرے بارے میں، نہیں؟؟ پھر تجھے یہ بھی معلوم ہونا چاہیے کہ میں بھلا اس لڑکے کو کیسے جان سکتا ہوں؟"

اس نے چبھتی نگاہوں سے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں۔۔جانتا تو ہوں۔"عامر نے نظریں چرائیں۔

"لیکن یار! ایک بات سوچنے والی ہے کہ آخر وہ لڑکا تھا کون؟؟ کیا وہ اریحہ کا کوئی کزن تھا؟ کیونکہ جہاں تک ہم جانتے ہیں اس کا کوئی بھائی نہیں ہے اور نہ ہی یونیورسٹی میں کوئی اتنا ہینڈسم

www.novelsclubb.com

لڑکا ہے۔۔(اس فقرے پر راحیل نے اسے دوبارہ گھورا) مم۔۔میرا مطلب ہے کہ وہ ہماری یونیورسٹی کا بھی نہیں لگ رہا تھا اور اگر وہ۔۔اس کا کزن تھا بھی تو۔۔اسے کیسے پتہ چلا کہ اریحہ مشکل میں ہے؟ سگنلز تو اس روڈ پر نہیں تھے نا رائٹ؟"

اس نے بہت الجھتے ہوئے کڑی سے کڑی ملانے کی کوشش کی لیکن ناکام رہا البتہ راحیل کسی گہری سوچ میں مبتلا نظر آرہا تھا۔

"اب کیا سوچ رہا ہے؟"اس کو سوچوں میں ڈوبے دیکھ کر وہ رہ نہ سکا۔

"یہی کہ وہ جو کوئی بھی تھا اور اسے جیسے بھی سب پتہ چلا۔۔میری بلا سے"!!

وہ چہرے پر شیطانی مسکراہٹ لیے بولا۔

عامر کا رنگ یکدم بدلا اسے دور کہیں خطرے کی گھنٹی بجتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔

"راحیل مجھے تیرے ارادے ٹھیک نہیں لگ رہے، بتا مجھے کیا چل رہا ہے تیرے دماغ میں؟"

اب کہ وہ بڑی بے صبری سے پوچھ رہا تھا۔

راحیل ہنوز مسکراتا رہا۔

"اب بتا بھی یار؟؟"وہ اکتایا۔

یہی کہ اب۔۔(اس نے اپنی مسکراتی نظروں کا زاویہ اس کی جانب موڑا)اریحہ سے پہلے میرا

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ٹارگٹ وہ لڑکا ہو گا۔

"کیا؟؟ تیرا دماغ ٹھیک ہے؟ کیا آل فال بکے جارہا ہے؟"

اس کا یہ غیر متوقع جواب سن کر عامر کا دماغ بھک سے اڑا۔

"بالکل ٹھیک کہہ رہا ہوں اور تو وہی کرے گا جو میں کہوں گا۔"

اب کی بار اس نے سنجیدگی سے تنبیہ کی۔

"راحیل تو سمجھ نہیں رہا، کیا معلوم اس لڑکے نے ہمارے خلاف پولیس میں ایف آئی آر کٹوا دی ہو، یہ تو شکر ہے ہم نے ہیلمٹ پہنے ہوئے تھے ورنہ اب تک جیل کی سلاخوں کے پیچھے ہوتے! اس لیے میری مان ایسا کچھ نہ کر، چھوڑ دفع کر اس لڑکی کو، ایک تھپڑ کا بدلہ لینے کے لیے اب کیا تو اپنی زندگی برباد کرے گا؟"

www.novelsclubb.com

وہ اسے ایک اچھے دوست کی طرح سمجھانے لگا۔

"میرے لیے زندگی سے بڑھ کر میری عزت ہے جو اس لڑکی نے دو ٹکے کی نہیں رہنے دی پوری یونیورسٹی میں۔ حساب تو اسے دینا ہو گا۔۔ اور تو کیوں ڈر رہا ہے اس سو کالڈ پولیس سے؟ اگر وہ ہمارے پیچھے لگی ہوتی تو اب تک یہاں آزاد نہیں گھوم رہے ہوتے۔ ہونہہ!" اس نے بات کے اختتام پر نخوت سے سر جھٹکا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"لیکن راحیل۔۔"

"کوئی لیکن ویکن نہیں۔ میں نے تجھے ابھی کچھ دیر پہلے کیا کہا تھا؟ کہ تجھے میری ہر بات کا پتہ ہوتا ہے تو بتا کیا اس بار بھی تو میرے پلان کا حصہ بنے گا؟"

وہ اسے سوالیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے اس کے سامنے ہتھیلی پھیلا کر پوچھنے لگا۔ جیسے کسی ڈیل کے لیے ہاتھ بڑھایا جاتا ہے۔

"پلان کیا ہے؟" عامر نے لمبا سانس خارج کرتے ہوئے اس کے بڑھے ہوئے ہاتھ کو نظرانداز کر کے استفسار کیا۔

"مطلب توں راضی ہے؟"

راحیل نے بغیر کوئی اثر لیے اپنا بڑھا ہوا ہاتھ واپس کھینچ لیا اور خوش گوار حیرت سے پوچھا۔

"پہلے پلان بتا!" عامر کا نخرہ دیکھنے لائق تھا لیکن یہاں پرواہ کسے تھی؟

او کے پہلا سٹیپ تو یہ ہے کہ توں اس لڑکے کے بارے میں ساری معلومات نکلوائے گا، وہ کون ہے، کہاں رہتا ہے اور کیا کرتا ہے یہ سب یعنی اس سے متعلق ساری ڈیٹیلز اور۔۔"

"بس بس یہی تک رہنے دے اپنا پلان ابھی، میں اس پہلے سٹیپ پر عمل ضرور کروں گا لیکن آگے کے پلان پر عمل کرنے کے لیے میری بھی ایک شرط ہے۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ ابھی اتنا ہی بولا تھا کہ عامر نے اچانک اسے ٹوک کر اپنی ایک شرط رکھنے کا فیصلہ کیا۔

"کونسی شرط؟؟"

اسے بیچ میں ٹوکنے پر راحیل کو غصہ تو آیا لیکن وہ پی گیا اور تلخی سے پوچھا۔

"یہی کہ میں اس لڑکے کے بارے میں سب پتہ تو کروالوں گا لیکن اس کے بعد۔۔اگر مجھے کوئی خطرہ محسوس ہوا تو توں راحیل (اس کے سینے پر انگلی سے دستک دی) میری بات مان کر اپنا بدلہ لینے کا ارادہ ترک کر کے آرام سے شریفوں والی زندگی بسر کرے گا"!!

عامر راحیل سے قد میں تھوڑا چھوٹا تھا۔

"مطلب یہ کہ توں ان ڈائریکٹلی میری مدد کرنے سے انکار کر رہا ہے؟"

شرط سن کر اس نے ابرو اچکاتے ہوئے استفسار کیا۔

"اگر میں نے منع کرنا ہوتا تو صاف کہہ دیتا، دیکھ میں نے پہلے تیری ساری باتیں مانی تھیں نا، تیرا ساتھ دیا تھا نا، تو کیا نتیجہ نکلا؟؟ کیا توں کامیاب ہوا؟ نہیں نا؟ تو اب توں بھی میری ایک بات مان کر دیکھ لے۔"

اب کہ اسے سمجھاتے ہوئے اس کے انداز میں بے بسی تھی۔ راحیل سوچ میں پڑ گیا۔

"راحیل کم از کم اپنے بوڑھے ماں باپ کا ہی خیال کر لے۔ توں ان کی اکلوتی اولاد ہے اگر تجھے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کچھ ہو گیا تو ان کا کیا ہو گا؟میں تیرا دوست ہوں دشمن نہیں اور یہ سب تیرے بھلے کے لیے ہی کہہ رہا ہوں۔اپنی زندگی ان فضول کاموں میں برباد نہ کر ابھی تیری عمر ہی کیا۔۔"

آخر ایمو شنل بلیک میلنگ کس دن کام آنی تھی۔اس کے پر سوچ تاثرات دیکھ کر وہ اپنی بات میں اضافہ کرتے ہوئے بولا۔

"اچھا بس بس!۔۔مجھے تیری شرط منظور ہے۔"

راحیل نے بیزاریت سے اس کی بات کاٹی۔

"کیا سچ؟؟"وہ خوش گوار حیرت سے بولا۔

"ہاں،لیکن اگر کوئی خطرہ نہ ہوا تو پھر توں میری ہر طرح کے کام میں مدد کرے گا۔"

"کیسی مدد؟"وہ بے اختیار پوچھ بیٹھا۔

"یہ کہ ہم دونوں مل کر پہلے اس لڑکے کو ختم کرکے اس کی بوٹیاں چیل کوؤں کو ڈالیں گے اور پھر اس اریحہ کو تو ایسا پھنساؤں گا نا(اپنا دایاں ہاتھ چہرے کے سامنے لاتے ہوئے مٹھی بند کی) کہ اس کو بھاگ نکلنے کا کوئی راستہ نہیں ملے گا۔"

عجیب وحشی پن سا تھا اس کے انداز میں ساتھ ہی فضا میں ایک قہقہہ بلند ہوا۔

"اس کے ساتھ رہنا تو کسی قدر خطرے سے خالی نہیں۔میں اس کے ساتھ اپنی زندگی کیوں برباد

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کروں، مجھے کونسے نفلوں کا ثواب ملے گا اس کی مدد کر کے اور وہ بھی اتنے گھٹیا کام میں! بس کسی بھی طرح مجھے اس سے پیچھا چھڑانا ہی ہو گا۔"

اس کا خطرناک پلان سن کر وہ دل ہی دل میں خود کا پلان بنانے لگا لیکن بظاہر اس کے تاثرات ایسے تھے جیسے وہ اس کا پورا پورا ساتھ دینے والا ہے۔

"چل ٹھیک ہے راحیل اب مجھے چلنا چاہیے۔ آجا تجھے بھی چھوڑ دیتا ہوں کافی ٹائم ہو گیا ہے۔"

وہ جو اپنی منصوبہ بندیوں میں محو تھا اس کی بات پر چونکا اور ارد گرد کا جائزہ لیا جنگل نما یہ علاقہ واقعی اندھیرے میں ڈوب رہا تھا۔ راحیل نے سمجھنے والے انداز میں سر ہلایا اور بغیر کچھ بولے اس کے پیچھے بیٹھ گیا اور اگلے ہی پل وہ دونوں ہوا کی سی تیزی سے وہاں سے غائب ہو گئے۔

☆☆☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com

یہ ایک اندھیری رات تھی۔ بارش بہت زور و شور سے برس رہی تھی۔ وہ اس برستی بارش میں رات کی سیاہی میں برہنہ پاؤں ایک سنسان سڑک پر دیوانہ وار بھاگتی جا رہی تھی۔ اس کا سانس بہت پھولا ہوا تھا لیکن اس کے باوجود وہ رک نہیں رہی تھی۔ اس کے گلے میں دوپٹہ تک نہ تھا۔ اس کے بال اور لباس پوری طرح بھیگ چکے تھے۔ اس کے بھاگنے کا ایک ہی مقصد تھا کہ کسی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

بھی طرح اپنے پیچھے آنے والی گاڑی سے پیچھا چھڑا کر کسی محفوظ مقام پر پہنچنا ہے مگر نجانے اس کو اپنی منزل کیوں نہیں مل رہی تھی؟ یہ راستہ ختم کیوں نہیں ہو رہا تھا؟ پیچھے آنے والی گاڑی سے مسلسل خوفناک قہقہوں کی آوازیں آ رہی تھیں جیسے گاڑی کے اندر بیٹھے شخص کو اسے بھگانے میں مزہ آ رہا ہو۔گاڑی میں سے مسلسل ہارن کی آواز آ رہی تھی۔وہ بہت زیادہ خوفزدہ تھی لیکن بات یہیں پر ختم نہیں ہوتی تھی آسمان پر چمکتی بجلی جو کبھی اجالے تو کبھی اندھیرے کا سبب بنتی تھی اور بادلوں کے گرجنے کی شدّت اسے مزید خوفزدہ کر رہی تھی لیکن وہ پھر بھی ہمت نہیں ہار رہی تھی،وہ اپنی پوری کوشش کر رہی تھی۔آج تو اسے کوئی مدد کرنے والا بھی نظر نہیں آ رہا تھا۔نجانے یہ رات کا کونسا پہر تھا لیکن وہ ہر چیز سے بے پرواہ بس بھاگتی جا رہی تھی۔بھاگتے بھاگتے اس کی ہمت جواب دے رہی تھی لیکن جب پیچھے آتی گاڑی کو وہ اپنے قریب آتا محسوس کرتی تو پھر سے اپنی رفتار بڑھا دیتی۔راستہ تھا کہ ختم ہی نہیں ہو رہا تھا سامنے دور تک بس ایک لمبی سڑک ہی سڑک تھی اور اس کے دونوں اطراف میں گھنے درخت۔

سڑک پر بارش کا اِتنا پانی موجود تھا کہ اس کے بھاگتے قدموں کی وجہ سے پانی کے چھینٹے اوپر کی جانب اٹھتے۔

یکایک بھاگتے بھاگتے اس کا پاؤں ایک بڑے سے پتھر سے بری طرح ٹکرایا جو شاید وہ دیکھ نہ سکی

www.novelsclubb.com

تھی۔ وہ اپنا توازن برقرار نہ رکھ سکی اور لڑکھڑاتی ہوئی سڑک کے بیچوں بیچ منہ کے بل گری۔ اس نے ہارن بجاتی کار کو اپنے قریب آتے محسوس کیا تو گھبرا کر سر اٹھایا اور تیزی سے گردن گھما کر پیچھے دیکھا۔ کار کی ہیڈ لائیٹس کی روشنی بہت تیز تھی اتنی کہ آنکھیں چندھیا جائیں۔ وہ لڑکھڑاتے قدموں سے کھڑی ہوئی اور اپنی آنکھیں مل کر دوبارہ کھول کر سامنے دیکھا تو گاڑی بہت تیزی سے اس کی طرف بڑھ رہی تھی۔ اس میں اب مزید بھاگنے کی سکت نہیں تھی۔ گاڑی میں بیٹھا شخص تو شاید اسے کچلنے کے ارادے میں تھا جو رکنے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا وہ وہیں کھڑے کھڑے اپنے دونوں ہاتھوں کو سامنے لے جاتے ہوئے روکنے والے انداز میں زور زور سے چلانے لگی۔

"نہیں، پلیز رک جاؤ، رک جاؤ پلیز، مجھے چھوڑ دو، مجھے جانے دو۔۔"

وہ سسکیوں کے ساتھ یہ الفاظ ادا کر رہی تھی۔ اس کے ہونٹ کپکپا رہے تھے۔ دیکھتے ہی دیکھتے کار اس کے بہت قریب آ گئی۔ اس کی آنکھیں خوف سے پھیل گئیں۔ آخری بار اس نے یہی سوچا تھا کہ "اب اس کا وقت پورا ہو چکا ہے" وہ جان چکی تھی کہ اب بچ نکلنے کا کوئی راستہ نہیں ہے۔ اس نے خوف سے دونوں بازوؤں کا کراس بناتے ہوئے اپنے چہرے کو ان میں چھپا لیا اور اگلے ہی پل ایک زوردار آواز کے ساتھ گاڑی اس سے اتنی تیزی سے ٹکرائی کہ وہ اڑتی ہوئی

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

سڑک کے دوسری جانب موجود کھائی میں جا گری۔ جیسے ہی وہ اس اندھیری اور گہری کھائی میں گری اس کے منہ سے ایک دلخراش چیخ نکلی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆

وہ اس اندھیری اور دل دہلا دینے والی کھائی میں گرتی جا رہی تھی۔

"نہیں۔۔ یا اللہ پلیز مجھے ایک موقع دے دیں، پلیز اللہ مجھے بچا لیں، یا اللہ میں آپ کی ساری باتیں مانوں گی پلیز اللہ آخری بار میری مدد کر دیں، اللہ مجھے بچا لیں نا۔۔"

وہ گرتے وقت آسمان کی جانب دیکھتے ہوئے بہت شدت سے اپنے رب کو پکار رہی تھی کیونکہ وہ جانتی تھی اب اگر اسے کوئی بچا سکتا ہے تو وہ صرف اس کا رب ہے۔

"اللہ تعالیٰ میں ابھی نہیں مرنا چاہتی، پلیز اللہ جی مجھے بچا لیں، پلیز اللہ تعالیٰ جی! یا اللہ مدد"!!

اور بس۔۔ ان الفاظ کے بعد وہ کسی پہاڑ کی چوٹی سے بہت شدت سے ٹکرائی۔

وہ ایک جھٹکے سے اٹھ بیٹھی۔ اس کا تنفس بہت تیز تیز چل رہا تھا۔ اتنی ٹھنڈ کے باوجود وہ پسینے میں شرابور تھی۔ اس نے ارد گرد نظریں دوڑائیں وہ اپنے کمرے میں نرم گرم بستر پر کمفرٹر اوڑھے بیٹھی تھی۔ بارش تڑاتڑ برس رہی تھی، بادلوں کی گرج چمک ویسی ہی تھی جیسے کچھ دیر قبل تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اس کے کمرے کی کھڑکیاں بند تھیں لیکن اس کے باوجود بجلی کی چمک اندر آ رہی تھی۔ کچھ پل لگے تھے اسے اپنے حواس بحال کرنے میں۔

آہستہ آہستہ اس کا دماغ کام کرنے لگا تھا کہ وہ زندہ ہے اور صحیح سلامت ہے۔ اس نے اپنی پیشانی سے پسینہ صاف کیا۔ یکدم کمرے میں آکسیجن کی کمی ہونے لگی۔ وہ ایک جھٹکے سے خود سے کمبل ہٹاتے ہوئے اٹھی اور فوراً لائٹ آن کی۔ اسے اندھیرے سے بے حد خوف آ رہا تھا۔ اس نے کھڑکی کے قریب جا کر اسے کھولنے کی غرض سے پردے ہٹائے اور بند کھڑکی سے باہر جھانکا۔ باہر کا منظر بالکل ویسا ہی تھا جیسا اس نے خواب میں دیکھا تھا۔ گھپ اندھیرا، کالی سڑک، برستی بارش اور چمکتی بجلی۔۔ وہ ابھی اسی منظر میں کھوئی ہوئی تھی کہ یکایک بادل اتنی زور سے گرجے اس نے ڈر کر بے اختیار ہی پردے دوبارہ برابر کر دیے۔ وہ بہت پریشان سی آ کر بیڈ پر بیٹھ گئی۔

اب وہ گھٹنوں پر کہنیاں ٹکائے دونوں ہاتھوں میں سر گرائے بیٹھی تھی۔ اسکے کھلے سلکی بال پھسل کر آگے آ رہے تھے۔ بے چینی اس کے ہر عضو سے واضح تھی۔

"آخر اس خواب کا کیا مقصد ہو سکتا ہے؟ اس قدر ڈراؤنا خواب تو مجھے آج تک کبھی نہ آیا، وہ گاڑی میں بیٹھا شخص کون تھا؟"

اس نے ایک لمبا سانس کھینچ کر سر اوپر اٹھاتے ہوئے سوچا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کہیں وہ شخص راحیل۔۔ نہیں"!!

یہ سوچ آتے ہی وہ ایک جھٹکے سے اٹھی اور وال کلاک پر نظریں دوڑائیں۔رات کے قریباً ساڑھے تین بج رہے تھے۔وہ بے چینی سے ادھر ادھر ٹہلنے لگی۔

"مجھے اتنی بے چینی کیوں ہو رہی ہے؟ یہ بھی تو ہو سکتا ہے نا کہ یہ خواب مجھے آج پیش آنے والے واقع کی وجہ سے آیا ہو لیکن۔۔ نہیں پھر میرا دل کیوں نہیں مان رہا؟اگر وجہ صرف یہی ہوتی تو میں کچھ ہی دیر میں ریلیکس ہو جاتی کیونکہ میں اس بزدل راحیل سے توڈر کر بیٹھنے والی نہیں جو چھپ کر وار کرتا ہے تو پھر کیوں مجھے گھٹن ہو رہی ہے؟آخر کیوں میں خواب میں یہ کہہ رہی تھی کہ اللہ مجھے آخری موقع دے دیجیے؟!لیکن کس چیز کا؟؟"

سوچ سوچ کر اس کا دماغ پھٹے جا رہا تھا۔اس نے آگے بڑھ کر سائیڈ ٹیبل سے پانی کا گلاس اٹھا کر پیا لیکن اس کی حالت میں بہتری نہ آئی۔جب اس سے مزید برداشت نہ ہوا تو اٹھ کر وضو کے لیے باتھ روم کی جانب بڑھ گئی نیند تو اب اسے آنے سے رہی تھی۔

"سن لو!اللہ تعالٰی کی یاد ہی سے دل اطمینان پاتے ہیں۔"(13:28)

آج اس نے زندگی میں شاید پہلی مرتبہ تہجد پڑھنے کا ارادہ کیا تھا۔وہ وضو کر کے باہر نکلی اور اپنے بھورے بالوں کو کیچر میں باندھا(اس نے سیاہ رنگ کی سادہ اور گرم سی شلوار قمیض پہنی ہوئی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

تھی، رات کے وقت وہ ایسے ہی کپڑے پہنا کرتی تھی کھلے اور آرام دہ) اب اسے ایک عدد دوپٹے کی ضرورت تھی لیکن وہ تو ٹوپیس ہی پہنا کرتی تھی۔اس نے سر جھٹکا اور ڈریسنگ روم میں آکر وارڈروب کھولی تو اسے سامنے ہر رنگ اور ہر قسم کے کپڑے لٹکتے دکھائی دیے لیکن اسے کسی اور چیز کی تلاش تھی اس کی متلاشی نگاہیں ہر طرف گھوم رہی تھی لیکن اسے کوئی دوپٹہ یا چادر نظر نہ آئی سوائے چند سٹولرز کے۔اُکتا کر اس نے ساتھ والا پٹ کھولا یہاں تہ کیے ہوئے کچھ گرم کپڑے پڑے تھے سب سے اوپر والے خانے میں ہی اس کی ماما کی ایک سیاہ شال پڑی تھی جو اسے ہی دی گئی تھی لیکن وہ آج تک ان چھوئی پڑی تھی اس نے ہاتھ بڑھا کر شال اٹھائی اور چہرے کے گرد اچھی طرح لپیٹ کر کمرے کے ایک کونے میں جائے نماز بچھائی اور نماز ادا کرنے لگی۔سلام پھیرنے کے بعد اس نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے لیکن کچھ مانگے بغیر ہی اس نے ہاتھ نیچے گرا دیے اور سجدے میں جا گری۔وہ زار و قطار رو رہی تھی۔

"اللہ جی مجھ سے کوئی غلطی ہو گئی ہے کیا؟ اللہ تعالیٰ مجھے۔۔مجھے یہ ڈراؤنا خواب کیوں آیا؟ آپ جانتے ہیں نا کہ آپ کی اریحہ بہت ڈرپوک ہے وہ ڈر جاتی ہے۔اللہ جی میں نہیں جانتی کہ اس خواب کے پیچھے کیا مقصد ہے کیونکہ میری عقل یہ سمجھنے سے قاصر ہے میرے اللہ۔۔اللہ تعالیٰ آپ نے ہر مرتبہ، ہر جگہ میری مدد کی ہے، اللہ میں آج سے پہلے تو کبھی اتنی بے چین نہیں

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہوئی۔۔اللہ تعالیٰ میں نہیں جانتی مجھے یہ خواب کیوں آیا مگر میں اتنا ضرور جانتی ہوں کہ اس خواب سے آپ مجھے کچھ سمجھانا چاہ رہے ہیں لیکن میں سمجھ نہیں پا رہی۔آخر کونسے احکام اللہ جی ؟۔۔میں تو اپنی حدود میں رہتی ہوں، کبھی کسی لڑکے سے بات تک نہیں کی۔ماما بابا کی بھی ساری باتیں مانتی ہوں پھر کیا ہے جو میں نہیں کرتی۔۔۔۔؟؟"

وہ سجدے میں اسی طرح ہچکیوں کے درمیان اپنے رب سے باتیں کرتی جا رہی تھی اور وہاں آسمانوں پر اس کی ہچکیاں بہت غور سے سنی جا رہی تھیں۔ایک وہی تو ہے جو ہر حال میں ہمیں سنتا ہے،وہ کبھی نہیں کہتا کہ ساری زندگی تو نماز تک نہیں پڑھی اب کیوں آگئے ؟وہ کبھی نہیں کہتا تم اتنے گناہگار ہو اب کیوں آئے ہو ؟ نہیں وہ ایسا نہیں ہے۔ہمارا رب ایسا ہے کہ وہ ہمیں کبھی ماضی کے طعنے نہیں دے گا، ہم جتنی بار بھی گناہوں سے گندے ہو کر اس کے پاس صاف ہونے کے لیے جائیں گے وہ ہمیں کبھی نہیں دھتکارے گا،وہ کبھی ہم سے نفرت نہیں کرے گا، کیونکہ اس کی رحمت بہت وسیع ہے اور اس کے غضب پر بھاری ہے۔

"اپنے رب کا معاملہ انسانوں والا نہ سمجھا کریں،وہ بندوں جیسا نہیں ہے ایک بار اسے جان کر تو دیکھیں ساری دنیا خود بخود آپ کی ہو جائے گی بس ایک بار آپ اس کے ہو جائیں"

وہ ابھی اس خواب کو سمجھنے سے قاصر تھی لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اسے سب سمجھ آ

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

جانے والا تھا۔ یہ اس کی زندگی کا پہلا ٹرننگ پوائنٹ تھا، بالکل ہلکا سا۔۔

"صرف ایک خواب اسے تہجّد تک کھینچ لایا تھا"!!

☆☆☆☆☆☆☆

بارش تھم چکی تھی اور چاند نکل آیا تھا جو بادلوں کے پیچھے سے جھانک رہا تھا۔ وہ اپنے کمرے میں کھڑکی کے قریب جائے نماز پر بیٹھا دونوں ہاتھ اٹھائے اپنے مالک سے سرگوشیاں کرنے میں محو تھا۔ دعا مانگتے وقت اس کی آنکھیں بند اور چہرے پر ایک پُرسکون سی مسکراہٹ تھی۔ کھڑکی سے آتی چاند کی روشنی اس کے چہرے کو مزید دمکا رہی تھی۔ ایک یہ تھا جو اتنا پُرسکون تھا کیونکہ اس نے اپنی تمام خواہشات کو خالق کائنات کے تابع کر لیا تھا اس کی ہر خواہش اس ذات کے حکم کے تابع ہوتی تھی۔ وہ دنیا کی نظر میں تو ایک عام بشر تھا لیکن کون جانتا تھا کہ اس کا اس کے رب کے ہاں کیا مقام ہوگا!

"وہ اپنی رحمت سے جس کو چاہتا ہے خاص کر لیتا ہے اور اللہ تعالیٰ بڑے فضل والا ہے۔

(3:74)"

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

جب ہر طرف خاموشی چھا جاتی تھی، جب ہر ذی روح اس دنیا سے غافل کسی اور ہی دنیا میں گم ہوتی تھی ایسے میں یہ سیاہ آنکھوں والا لڑکا خاموشی سے اٹھ بیٹھتا تھا اور ہمیشہ ایسے ہی اپنے رب سے سرگوشیاں کیا کرتا تھا۔ وہ اپنی ہر خواہش پر اللہ کے حکموں کو ترجیح دیتا تھا۔ اگر اس کی کسی خواہش کے آگے اپنے ربّ کا کوئی حکم آجاتا تھا تو وہ اپنی خواہش، اپنی چاہت قربان کر دیتا۔ وہ نہ صرف حقوق اللہ پورے کرتا تھا بلکہ حقوق العباد کو بھی پورا کرنے کی ہر ممکن کوشش کرتا تھا۔

اسے دوسروں کے کام آنا بہت اچھا لگتا تھا۔ شاید اسی وجہ سے اس کی زندگی میں ایک عجیب سکینیت تھی۔ یہی تو وہ لوگ ہوتے ہیں جن کی زندگیوں میں سکون ہوتا ہے، جو نہ کچھ پا کر بھی سب پالیتے تھے، جن کی زندگی کا مقصد صرف اپنے رب کی رضا ہوتا ہے، جو خود کو مکمل طور پر اللہ کے حوالے کر دیتے ہیں، جو یہ بات ہمیشہ اپنے ذہن میں رکھتے ہیں کہ یہ دنیا، یہ زندگی ایک دھوکے کے سوا کچھ نہیں ہے، اصل زندگی تو وہ ہے جس کے لیے ہمیں اس دنیا میں بھیجا گیا ہے، اصل خوشیاں، اصل گھر، اصل آرام تو ہمیں وہاں ہی نصیب ہو گا، یہ دنیا تو بس ہمارے لیے ایک امتحان ہے، یہاں سب کچھ فانی ہے جو ایک نہ ایک دن ختم ہونے والا ہے اور یہی حقیقت ہے،

سب سے بڑی حقیقت!!

جس سے کوئی بھی ناآشنا نہیں ہے۔ ہر ایک جانتا ہے کہ یہ دنیا ایک دن فنا ہونے والی ہے لیکن

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

پھر بھی ہر چیز سے واقف ہونے کے بعد ہمارے حوصلوں کو تو داد دینی چاہیے کہ کتنے آرام سے ہم اپنی زندگیاں ضائع کر رہے ہیں۔ آخر کیوں ہم غور و فکر نہیں کرتے کہ ہمارا اس دنیا میں آنے کا اصل مقصد کیا ہے؟ کیوں ہم اس دنیا کی زندگی کو ہی سب کچھ سمجھ بیٹھے ہیں؟ کیوں ہم اصل جنت کو بھلا کر اس دنیا کو ہی جنت سمجھ بیٹھے ہیں؟ آخر کیوں؟؟؟

"اور دنیا کی زندگی کھیل تماشے کے سوا کچھ نہیں اور آخرت کا گھر یقیناً ان لوگوں کے لیے بہت ہی بہتر ہے جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں تو کیا تم سمجھتے نہیں؟" (6:32)

اتنے صاف الفاظ میں تو اللہ تعالیٰ نے قرآن میں بتا دیا لیکن ہم پھر بھی نہیں سمجھتے!

"سائنس چاہے جتنی ترقی کر لے، ٹیکنالوجی چاہے جتنی آگے بڑھ جائے، انسان چاہے اس دنیا میں جتنی جنتیں بنا لے لیکن۔۔ کیا میں ایک تلخ حقیقت بتاؤں؟ وہ تلخ حقیقت یہ ہے کہ اس مٹی سے بنے انسان کی کی گئی ساری پلاننگ ایک دن دھری کی دھری رہ جائیں گی، موت اس کا کام تمام کر دے گی اور یہ مٹی کا جسم چاہے یا نہ چاہے لیکن اسے اپنے آخری ٹھکانے تک جانا ہی ہو گا، قیامت کے برپا ہونے تک اسے وہاں رہنا ہی ہو گا، ہاں صحیح سمجھے وہی گہرا گڑھا جو اتنے سالوں سے تمہارے انتظار میں ہے، ہاں وہی اندھیری قبر جسے صرف تمہارے اعمال کی روشنی ہی روشن کر سکتی ہے"!!

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

☆☆☆☆☆☆☆

"بھائی، بھائی اٹھیں نا۔۔آفس نہیں جانا کیا؟"

وہ ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑا اپنی دائیں ہاتھ کی کلائی پر گھڑی باندھتے ہوئے اسے پکار رہا تھا لیکن جب کوئی جواب نہ آیا تو وہ حیرت سے مڑا۔

وہ چند قدم چل کر اس کے قریب آیا اور پھر سے اسے جگانے کی کوشش کرنے لگا۔

"بھائی اٹھیں، آٹھ بجنے والے ہیں۔۔آج آفس نہیں جانا کیا؟"

اس مرتبہ بھی جواب نہ آیا تو اسے حیرت کے ساتھ پریشانی بھی ہوئی۔

(حیرت ہے بھائی تو روزانہ تہجد کے اٹھے ہوتے ہیں اور کبھی اتنی دیر تک نہیں سوئے تو پھر آج کیا ہوا؟)

وہ کمبل اوڑھے حماد کو سوچتی نگاہوں سے دیکھتے ہوئے خود سے مخاطب ہوا اور اب کی بار وہ اس کے قریب ہی بیڈ پر بیٹھ گیا اور اس کے منہ سے کمبل ہٹا کر اس کی پیشانی کو چھوا۔

"اوہ نو! یہ کیا؟ بھائی کو تو اتنا تیز بخار ہے۔"

وہ اس کے تپتے جسم کو چھوتے ہی بھونچکارہ گیا۔ حماد کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"بھائی۔۔بھائی اٹھیں۔۔بھائی کیا ہوا ہے آپ کو؟؟"

حامد نے اسے ہلا کر اٹھانے کی کوشش کی۔اس کے اس طرح ہلانے پر وہ آہستگی سے اپنی آنکھیں کھولنے لگا اور نڈھال نیم وا آنکھوں سے اسے دیکھا۔

"بھائی کیا ہوا ہے آپ کو؟آپ ٹھیک تو ہیں نا؟؟"وہ بس رو دینے کو تھا۔

اس نے اپنے بھائی کو خود کے لیے پریشان ہوتے دیکھا تو ہلکی سی مسکراہٹ اس کے ہونٹوں کو چھو گئی۔

"ہاں حامد!میں ٹھیک ہوں۔"

وہ اٹھنے کی ناکام کوشش کرنے لگا آواز نقاہت زدہ تھی۔

"کوئی ضرورت نہیں ہے بھائی۔۔آپ کیوں اٹھ رہے ہیں۔۔آپ بالکل نہیں اٹھیں گے، چپ چاپ لیٹے رہیے،کوئی آفس نہیں جانا آپ نے۔۔چھٹی آپ کی آج"!

اسے اٹھتے دیکھ کر وہ کھڑا ہوا اور اسے دوبارہ آرام کی تاکید کرنے لگا۔

"لیکن حامد۔۔"

"کوئی لیکن ویکن نہیں۔۔کر لیا نا خود کو بیمار؟کہا تھا نا نہ کریں اتنا کام۔اب دیکھیں ایسے بستر پر لیٹے اچھے لگ رہے ہیں کیا؟"

وہ خفگی سے اسے ڈانٹتے ہوئے کسی دادا سے کم نہیں لگ رہا تھا۔

"حامد میں ٹھیک ہوں۔۔ صبح فجر کے بعد بس ایسے ہی لیٹا تھا پتہ ہی نہ چلا کب آنکھ لگ گئی۔"

وہ اسے یقین دلانے کی کوشش میں بولا لیکن اس کے چہرے پر نقاہت کے آثار واضح تھے۔

"بھائی آپ کچھ بھی کہہ لیں، میں آج آپ کو آفس نہیں جانے دوں گا۔ دیٹس اٹ!!" وہ اٹل لہجے میں بولا۔

"لیکن حامد ایک بار میری بات۔۔"

"بھائی اگر آپ نے زیادہ ضد کی نا تو میں ابھی کے ابھی ماما کو بلالاؤں گا اور انہیں سب بتادوں گا کہ سارا کام تو آپ نے کل کرلیا اور رات بھی دیر تک جاگتے رہے اور اب بھی آپ کو بس کام کی ہی پڑی ہے۔"

اس کی بات کاٹتے ہوئے حامد نے اپنا آخری حربہ آزمایا۔

"نہیں حامد تو ں ایسا کچھ نہیں کرے گا اور میں ٹھیک ہوں۔"

وہ اپنا لحاف ہٹاتے ہوئے اٹھنے ہی لگا تھا کہ اتنے میں دروازے پر دستک ہوئی۔

دونوں نے چونک کر دروازے کو دیکھا۔ حماد جہاں تھا وہیں رک گیا۔ حامد نے آگے بڑھ کر دروازہ کھولا تو سامنے ان دونوں کی ماما (حبا بیگم) کھڑی تھیں۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

(وہ نارمل قد کی ایک ایکٹیو اور سمارٹ سی خاتون تھیں۔انہوں نے سادہ لیکن نفیس سی آف وائٹ کلر کی سلک کی شلوار قمیض کے ساتھ میرون کلر کی مخملی اور گرم شال کندھے پر لے رکھی تھی۔بالوں کو نہایت نفاست سے جوڑے میں باندھا ہوا تھا۔عمر بھی زیادہ نہیں لگتی تھی۔غرضیکہ وہ دو جوان بیٹوں کے باوجود بھی کافی ینگ لگتی تھیں۔وہ بالکل ویسی تھیں جیسے ایک عالیشان محل کی مالکن کو ہونا چاہیے۔)

"ماما آپ؟!" وہ انہیں اپنے سامنے دیکھ کر تھوڑا حیرانگی سے دھیمے لہجے میں بولا۔

"جی بیٹا میں! کیوں میں نہیں آسکتی؟؟" انہوں نے بغور اسے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

اپنی ماما کی آواز سن کر حماد گڑبڑا کر سیدھا ہوا اور بیڈ

سے نیچے اترنے ہی لگا تھا کہ وہ حامد کے جواب کا انتظار کیے بغیر اندر داخل ہوئیں۔

کمرے میں داخل ہوتے ہی ان کی نظر حماد پر پڑی جو بت بنے بیٹھا انہی کو دیکھ رہا تھا۔

"حماد۔۔کیا ہوا؟آپ ابھی تک تیار نہیں ہوئے اور چہرہ کیوں اتنا اترا ہوا ہے سب ٹھیک ہے نا؟" وہ اسے یوں رف حالت میں (اب تک) بیڈ پر بیٹھے دیکھ کر تھوڑا پریشان ہوئیں اور اب حامد کی طرف سوالیہ نگاہوں سے دیکھ رہی تھیں جو سر جھکائے کھڑا تھا۔

"حامد اب آپ مجھے کچھ بتاؤ گے کہ ہوا کیا ہے؟آپ بھی اداس دکھائی دے رہے ہو،آفس نہیں

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

جانا کیا آپ دونوں کو؟؟"

وہ دونوں کی خاموشی پر مزید پریشان ہوئی تھیں۔

"کچھ نہیں ماما۔۔"

"ماما بھائی کو بخار ہے اور وہ بھی بہت تیز والا"!

وہ مسکراتے ہوئے بات بدلنے ہی لگا تھا کہ حامد نے فوراً حقیقت بتا دی۔

یہ کہہ کر اس نے ایک نظر سامنے بیٹھے حماد پر ڈالی اور مزے سے سر دوبارہ جھکا لیا۔

وہ دانت کچکچاتے ہوئے اسے سخت نظروں سے گھورنے لگا۔

"کیا؟ حماد آپ کو بخار ہے اور آپ نے مجھے بتایا بھی نہیں۔۔"

یہ سننا تھا کہ وہ فوراً اس کے قریب آکر بیٹھیں اور فکر مندی سے اس کے ماتھے کو چھوا۔

"ماما میں ٹھیک ہوں، یہ حامد تو بس ایسے ہی بول رہا ہے۔"

وہ اب بھی اسے گھورتے ہوئے بولا لیکن حامد پر تو جیسے اثر ہی نہ ہوا۔

"چپ کرو حماد! کوئی ٹھیک نہیں ہو آپ! حامد بالکل صحیح کہہ رہا ہے، آپ کو بہت تیز بخار ہے اور ہے بھی سردی کا بخار۔ میں آج آپ کو بالکل کہیں نہیں جانے دوں گی۔ بس آپ آرام کرو۔" وہ اسے ڈپٹتے ہوئے اٹل لہجے میں بولیں۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"لیکن ماما۔۔"

"کہا نا میں نے"!

"جی آپ بالکل ٹھیک کہہ رہی ہیں ماما، آج بالکل بھی بھائی کو اٹھنے نہ دیجیے گا۔"

وہ کچھ فاصلے پر کھڑا بمشکل اپنی ہنسی دباتے ہوئے بولا۔

حامد کے اس مشورے پر حماد نے اسے تیز گھوری سے نوازا۔

(جتنا گھورنا ہے گھور لیں بھائی، مجھے آپ سے ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں ماما کے ہوتے ہوئے)اس نے زیرِلب مسکراتے ہوئے ایک ادا سے دل میں کہا۔

"ہاں حامد! آپ ایسا کرو ڈاکٹر کو فون کرو اور ہاں آپ کے بابا آفس کے لیے نکلنے والے ہیں کچھ ہی دیر میں، آپ بھی آفس کے لیے ان کے ساتھ ہی جانا۔"

"جی جی ماما میں چلا جاؤں گا آپ بے فکر رہیے اور ہاں میں ڈاکٹر کو بھی کال کر دیتا ہوں۔او کے بھائی؟؟(بھائی پر زور دیا)اللہ حافظ! اٹھیے گا نہیں بالکل بھی"!!

وہ اس کی طرف دیکھتے ہوئے تپانے والے انداز میں بولا اور آخری جملہ تو اس نے جان بوجھ کر اسے چڑھانے کے لیے کہا تھا اور اپنی بات کا اختتام کرتے ہی اسے آنکھ مارتے ہوئے باہر نکل گیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

)حامد کے بچے چھوڑوں گا نہیں تجھے، خوامخواہ مجھے آرام کروا رہا ہے۔(

اس نے اپنی ماما کے سامنے بے بس ہوتے ہوئے سوچا۔

)بیچارے بھائی۔۔کتنے معصوم اور بے بس لگ رہے تھے۔۔ چلو کوئی تو ہے بھائی کو کنٹرول کرنے والا۔۔(

وہ کمرے سے نکل کر اپنی ہنسی پر قابو نہیں رکھ سکا اور اپنے بھائی کی معصوم شکل یاد کر کے اس کے حلق سے قہقہوں کے فوارے چھوٹے تھے۔

☆☆☆☆☆☆☆

"اریحہ۔۔اریحہ بیٹا اٹھو۔۔کیا ہو گیا ہے آپ کو؟اتنا کیوں سو رہی ہو؟ چلو اٹھو شاباش دس بج رہے ہیں۔نیچے چلو بابا نیچے ڈائننگ روم میں ناشتے کے لیے آپ کا ویٹ کر رہے ہیں۔"

وہ فکرمندی سے اس کے قریب بیٹھیں اسے جگانے کی کوشش کر رہی تھیں۔

ان کی آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی تو اس نے چہرے سے لحاف نیچے کر کے نیند سے بوجھل پلکیں کھول کر نا سمجھی سے انہیں دیکھا۔

"بیٹا کیا ہوا طبیعت تو ٹھیک ہے نا آپ کی؟ کل بھی آپ اپنی تائی کے گھر سے آ کر چپ چپ تھی

اور اب بھی آپ مجھے کچھ ٹھیک نہیں لگ رہی، کیا بات ہے بتاؤ مجھے؟" انہوں نے اس کی پیشانی سے بال ہٹاتے ہوئے نرمی سے پوچھا۔

"جی ماما میں بالکل ٹھیک ہوں، بس کل تھوڑی تھکاوٹ محسوس ہو رہی تھی اس لیے سیدھا کمرے میں آگئی اور تو کوئی بات نہیں۔"

انہیں پریشان ہوتے دیکھ کر وہ ایک جھٹکے سے اٹھی اور مسکراتے ہوئے انہیں مطمئن کرنا چاہا۔

"اچھا تو پھر کیا کہہ رہی تھیں آپ کی تائی؟"

اب کہ انہوں نے اسے بغور دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"تائی اماں ؟۔۔آ۔۔کچھ بھی نہیں بس ایسے ہی کچھ باتیں کیں اور آپ لوگوں کو مبارکباد دے رہی تھیں۔" وہ سوچ سوچ کر بول رہی تھی۔

"اچھا چھوڑیں ناماما یہ سب، آج آپ لوگوں کا آخری دن ہے پاکستان میں میرے ساتھ۔۔پھر نجانے آپ کب نظر آئیں۔"

اس نے ہلکے پھلکے انداز میں موضوع بدلنا چاہا۔

"آپ تو ایسے کہہ رہی ہو جیسے ہم لوگ ہمیشہ کے لیے جا رہے ہیں اور کبھی واپس ہی نہیں آنا!"

وہ مسکرا کر مذاق سے بولیں۔

www.novelsclubb.com

اپنی طرف سے اس نے بالکل نارمل بات کی تھی لیکن ان کا جواب سن کر اس کا دل بری طرح دھڑکا۔

"اللہ نہ کرے ماما! یہ آپ کیسی باتیں کر رہی ہیں؟ اگر آپ نے دوبارہ ایسا کچھ کہا تو میں آپ کو کہیں جانے نہیں دوں گی۔"

یہ کہتے ہی وہ ان سے لپٹ کر رونے لگی۔ زور زور سے، بچوں کی طرح۔

"اوہو اریحہ میری جان میں تو مذاق کر رہی تھی۔"

اس کے یوں بری طرح رونے پر وہ سخت تشویش میں مبتلا ہوئیں۔

"ماما! آپ کو پتہ ہے نا میں آپ دونوں کے بغیر رہنے کا سوچ بھی نہیں سکتی۔ اب بھی جانے کیسے میں اپنے دل پر پتھر رکھ کر آپ دونوں کو خود سے دور جانے دے رہی ہوں۔" وہ اسی طرح ان کے گلے سے لگی بھاری آواز میں بولی۔

وہ اس طرح رونا نہیں چاہتی تھی۔ شاید رات کا جو غبار اس کے اندر بھرا ہوا تھا وہ اب ایسے نکلنا تھا۔

"اوہو میری پیاری بیٹی! ایسے تو نہ رو آپ۔ اگر آپ اس طرح رو گی تو ہم جا نہیں سکیں گے۔"

انہوں نے اس کا چہرہ اپنے دونوں ہاتھوں میں تھام کر اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بہت پیار

www.novelsclubb.com

سے کہا۔

"نہیں ماما(ہاتھ کی پشت سے آنسو صاف کیے) میں رو نہیں رہی، میں آپ کی بہت بہادر بیٹی ہوں، بس آپ لوگ یوں پہلی مرتبہ مجھ سے دور جارہے ہیں ناشاہد اس لیے رونا آگیا لیکن اب میں بالکل ٹھیک ہوں۔"

وہ ان کی بات سن کر فوراً سیدھی ہوئی اور آنسو صاف کرتے ہوئے مضبوط لہجے میں بولی۔

"گڈ گرل! مجھے آپ سے یہی امید تھی، چلو اٹھو آپ کے بابا انتظار کر رہے ہیں۔"

"جی چلیں۔"

وہ سر ہلاتے ہوئے اٹھی اور جوتا پہن کر ان کے پیچھے چل دی۔

☆☆☆☆☆☆☆

(جاری ہے)

www.novelsclubb.com